مجموعۂ کلام

خالقِ دل کی بات کرتے ہیں

ریحان طائر

خادمِ الشیخ
عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجازِ بیعت
شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خالقِ دل
کی بات کرتے ہیں

مجموعۂ کلام

خالقِ دل کی بات کرتے ہیں

ریحان طائر
خادمِ الشیخ
عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم
خلیفہ مجازِ بیعت
شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دین و دنیا پبلشرز

نام کتاب	:	خالقِ دل کی بات کرتے ہیں
شاعر	:	ریحان طآئر
ناشر	:	دین و دنیا پبلشرز
اشاعتِ اوّل	:	رجب المرجب ۱۴۴۳ھ مطابق فروری ۲۰۲۲ء
تعداد	:	ایک ہزار

کتاب حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں:

دین و دنیا پبلشرز، کراچی

موبائل نمبرز: 0330-3644436
0331-3644436

ویب سائٹ: www.DeenoDunya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ حِکمَةً

(بخاری شریف، بابُ الادب)

ترجمہ

بے شک بعض شعر حکمت آمیز ہوتے ہیں

(جو لوگوں کے لیے نافع ہوتے ہیں)

سوز دیکھو نہ بلاغت نہ مہارت دیکھو
مرے اشعار میں مرشد کی محبت دیکھو

مل گئی پھول کی مجھ خار کو نسبت، دیکھو
رشک کرتا ہوں میں خود پر، مری قسمت دیکھو

انتساب

بحمدِ اللہ تعالیٰ! اِس مجموعۂ کلام کو مرشدی ومولائی، محبّی ومحبوبی، شیخ العلمأ والصلحأ،
عارف باللہ حضرتِ اقدس شاہ **فیروز عبداللہ میمن** صاحب دامت برکاتہم کے
نامِ نامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

خود کہاں قلب اندھیروں سے نکالے ہم نے
صحبتِ شیخ سے پائے یہ اُجالے ہم نے

کیوں نہ منسوب ہوں اُن ہی سے ہماری نظمیں
جن کے ملفوظ ہی اشعار میں ڈھالے ہم نے

اعجازِ نظر

اِس قطعہ میں میرے پیرو مرشد، محبّی و محبوبی، عارف باللہ
حضرت شاہ **فیروز عبداللہ میمن** صاحب دامت برکاتہم اور میرے استاذِ سخن
شاعرِ اسلام حضرت مولانا شاہین اقبال اثرؔ صاحب دامت برکاتہم،
دونوں حضرات کا تذکرہ ہے۔

ترے اشعار میں جو سوزِ جگر ہے طائرؔ
یہ ترے شیخ[1] کا اعجازِ نظر ہے طائرؔ

ترا اُسلوبِ سخن آپ ہی بتلاتا ہے
تری پرواز میں شاہیں[2] کا اثر ہے طائرؔ

---

[1] شیخ العلمأ والصلحأ عارف باللہ حضرت شاہ **فیروز عبداللہ میمن** صاحب دامت برکاتہم
[2] شاعرِ اسلام حضرت مولانا **شاہین اقبال اثرؔ** صاحب دامت برکاتہم

(درج ذیل کسی بھی عنوان پر کلک کریں اور اپنے منتخب صفحہ پر براہِ راست جائیں)

ترتیب

تقریظ......................(حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم)........۱۴

فکرِ طائرؔ کی پرواز...........(حضرت مولانا شاہین اقبال اثرؔ صاحب دامت برکاتہم)......۱۶

ابھی سفر کی ابتدا ہے.......(حضرت خالد اقبال تائبؔ صاحب دامت برکاتہم)..........۱۷

صحبتِ اکسیر کا اثر.........(حضرت مولانا اسماعیل ریحان صاحب دامت برکاتہم)......۱۸

مختصر یہ کہ..................(ریحان طائرؔ عفا اللہ عنہ)..................................۲۰

حمد نعت و منقبت

یارب وہ فضل کر کہ سنبھل جائے زندگی..۲۴

قرار دنیا کا چاہتا ہوں (قطعہ)...۲۵

حمدِ باری تعالیٰ (بنگلہ کلام: حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم)...........۲۶

حمدِ باری تعالیٰ کا منظوم ترجمہ..۲۷

نہ کیونکر ہو وہ محبوبِ فلک...۲۹

ملے وہ قرب گناہوں سے دور ہو جائیں (قطعہ)...۳۰

تو کیا کہنا..۳۱

وہ روز و شب جو جنت میں گزارے...۳۲

طیبہ کا سفر (قطعہ)..۳۳

زندگی مدینے کی..۳۴

مدینے کی جانب چلے جا رہے ہیں...۳۶

پائی ہے دو جہان کی لذّت (قطعہ)...۳۷

ستارے کہیں جنہیں...۳۸
شانِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین.......................................۳۹
قریب ہے مولا (قطعہ)...۴۰

در مدحِ مرشد

مجھ سے نااہل پہ مولا نے عنایت کردی.......................................۴۲
شیخ کی مانی کتنی (قطعہ)...۴۳
تجھے دیکھتا رہا..۴۴
محبت شیخ کی..۴۶
وفائیں لے کے چلتا ہوں...۴۸
عید پھر عاشقوں کی عید نہ ہو (قطعہ).......................................۴۹
مرے اشعار میں مرشد کی محبت دیکھو......................................۵۰
دل کسی اہلِ دل سے ملالیجئے...۵۲
مرے آقا مرے مرشد...۵۴
ہم سے مرشد نے محبت ہی کچھ ایسی کی ہے..................................۵۶
خوش ہو رہے ہیں دوستو! (قطعہ)..۵۷
کلام جس کا کلامِ اختر...۵۸
پروتا ہوں میں جن کو اشعار میں...۵۹
پیامِ دردِ محبت سنا کے آئے ہیں..۶۰
دعائے صحتِ مرشد..۶۲
بات مرشد کی مان لی ہوتی (قطعہ)..۶۳

بے لوث محبت مجھے مرشد سے ملی ہے..۶۴
مرشد کا صدقہ..۶۶
اب کسی نباض کی حاجت نہیں..۶۷
مسلمان بَن کے رہو (قطعہ)..۶۸
کیا بات ہے..۶۹
دیکھتے رہ گئے..۷۱
سونا سونا جہاں مرشدی کے بغیر..۷۲
پیرِ کامل ملا، رہنما مل گیا..۷۴
داستانِ مرشد دامت برکاتہم..۷۶
پائی ہے جس چراغ نے اختر سے روشنی (قطعہ)..۸۴
ملفوظ مرشدی کے مرے فن میں آ گئے..۸۵
صحبتِ مرشد (قطعہ)..۸۶
جب شیخ سفر پر جاتے ہیں..۸۷
اب کہاں جائیں گے ہم..۸۹
روشنی روشنی لگی مجھ کو..۹۱
مرے رہنما ترا فیض ہے..۹۳
چاند چھپ جا بدلیوں میں..۹۴
میرے مرشد مری زندگانی..۹۵
صحبتِ شیخ سے پائے یہ اجالے ہم نے..۹۸
دیدارِ مرشد..۹۹
شیخ کی صحت (قطعہ)..۱۰۰
لاہور سفر کے شام و سحر..۱۰۱

خالقِ دل کی بات کرتے ہیں..۱۰۳
آپ رشکِ گلاب ہیں مرشد..۱۰۴
مرے اشعار تو مرشد کے ارشادات ہوتے ہیں..۱۰۶
ملفوظاتِ مرشد..۱۰۸
جو نفس باز نہ آئے اکڑ دِکھانے سے..۱۱۰
محبت لے کے آیا ہوں (قطعہ)..۱۱۱
تری مجلس میں..۱۱۲
تیرگی میں غرق تھے..۱۱۴
مسکرا دیجے مرشد..۱۱۵
راہِ محبت..۱۱۶

در یادِ رفتگان

وہ مسکراتا چلا گیا ہے (حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر)........................۱۱۸
فراقِ قلندرِ وقتؒ (حضرت سید عشرت جمیل میرؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں).....۱۲۰
گئے بھی سرخرو ہو کر (جناب سلیم میمن صاحبؒ کے وصال پر)........................۱۲۲
یہ کس کا جنازہ اٹھا دوش پر ہے (مفتی ارشاد صاحبؒ کی رحلت پر)........................۱۲۳
کبھی تو صبح کبھی شام یاد آئے گا (عزیزم کامران مرزاؒ کی یاد میں)........................۱۲۵
ایک عالمِ سوگ کی تصویر ہے (بیاد مولانا عبدالرحمٰن فرید ندویؒ)........................۱۲۷

گلدستۂ معرفت

رمضان کے بابرکت لمحے..۱۳۰
ماہِ رمضان میں..۱۳۲
کہا! دنیا میں جنت مل گئی ہے..۱۳۴

سکوں ڈھونڈ رہے ہیں..۱۳۶
مری رحمت بلاتی ہے..۱۳۷
دیر کتنی لگتی ہے..۱۳۹
فجر پڑھ لیجے..۱۴۱
اور ہی کچھ ہے (قطعہ)..۱۴۲
سنت سے وہ دوری کا نتیجہ ہے کہ توبہ..۱۴۳
ترے نام کا مزہ..۱۴۵
کبھی جو عشق کے تاروں کو چھیڑ دیتا ہوں..۱۴۷
میں نے پردہ کر لیا..۱۴۸
راہِ تقویٰ پہ جو چلتا ہے تو رب ملتا ہے..۱۵۰
خانقاہِ مرشدی..۱۵۱
کیا ملتا ہے غرفہ میں..۱۵۲
غرفہ میں آیئے..۱۵۴
مسجدِ اختر ہمیں اللہ نے کر دی عطا..۱۵۵
شکریہ بہنو! سدا کرتی رہو اِس کا ادا..۱۵۸
خدا کی مان کر چلنا..۱۶۰
سنو اے حاجیو!..۱۶۱
ہمیشہ دلوں کو بچھائے ملیں گے..۱۶۴
اب تو غرفہ میں ہیں بہار کے دن..۱۶۵

متفرقات

میری ماں..۱۶۸

اجالا ہی اجالا جمعہ..۱۷۰
فیس بُک (قطعہ)..۱۷۱
نہ مل سکا ہم کو پھول ایسا (رشکِ اولیاء حیاتِ اختر کتاب پر اشعار)............۱۷۲
قرآن کے حفّاظ کبھی کم نہیں ہونگے..۱۷۴
دُعا (قطعہ)..۱۷۵
جنگ جیت لی یارو!..۱۷۶
عدو خاک بنانا بھول جائیں گے..۱۷۸
ہندوؤں کی رسم ''ہولی''..۱۷۹
سبز پرچم تجھے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے..۱۸۰
میرے بابا کو مولا شفا دے..۱۸۱
پوتے میاں بھی حافظِ قرآن ہو گئے..۱۸۳
اے حافظِ قرآن..۱۸۴
اب عالم کو مہکائیں گے (اشعار بتقریبِ دستارِ فضیلت)........................۱۸۶
مبارک ہو تجھے بہنا! (عالمہ بننے پر منظوم نصیحتیں)........................۱۸۸
سبھی پیارے چلے گئے..۱۸۹
ڈیجیٹل کی تباہ کاریاں (قطعہ)..۱۹۰
کورونا کے خالق کی طاعت کرو نا..۱۹۱

گوشۂ اطفال

پیارے بچّو! نیک بنو تم..۱۹۴
ہم ہیں اچھے بچے..۱۹۶

میں ہوں اِک ننھی سی بچی ۱۹۸
اِک چھوٹا سا چڑیا گھر ۲۰۱

(بچّوں کے لئے منظوم پہیلیاں)

آواز نرالی ۲۰۳
شور مچائے ۲۰۴
لہراتی جائے ۲۰۵
باز نہ آئے ۲۰۶
میٹھی میٹھی چیز بنائے ۲۰۷
سب کو جگائے ۲۰۸

مزاحیات

پکنک پر ۲۱۰
مجھے سونے دو ۲۱۲
ٹیڑھا ٹیڑھا اڑتا تھا (قطعہ) ۲۱۳
ماہر تھی ۲۱۴
اور طرح کے ۲۱۶
کالا بچھو ۲۱۷
ہم نے چائے پلا کے بھیج دیا ۲۱۹
وہ چائے یاد رہتی ہے ۲۲۱
ابھی ٹیکس نہیں ہے ۲۲۲
منظوم پہیلیاں (جوابات) ۲۲۴

(از: شیخ العلمائ والصلحائ عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم)

بِاسْمِہٖ تعالیٰ شانُہٗ
فیروز عبداللہ میمن عفا اللہ
مسجد اختر C-96 گلستان جوہر، بلاک 12 نزد سندھ بلوچ سوسائٹی گیٹ نمبر 2 کراچی
پی او بکس: 18778 پوسٹ کوڈ: 75290 فون: 021-34030643-4

Feroz Abdullah Memon
Ghurfah tul Salkeen, C-96, Gulistan e Jauhar, Block-12
Near Sindh Baloch Society Gate#2, Karachi.
P.O.Box 18778, Post Code: 75290
Ph: 021-34030643-4

تقریظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین

’’خالقِ دل کی بات کرتے ہیں‘‘ عزیزم ریحان طآئر میاں سلّمہٗ کا پہلا شعری مجموعہ ہے، اِن کا مجھ سے برسوں پرانا تعلق ہے اور وہ میری طرف سے خلیفہ مجازِ صحبت بھی ہیں، ان کی یہ فرمائش ہے کہ اِس مجموعے کے بارے میں کچھ تاثرات لکھ دوں۔

میں شاعر نہیں، نہ مجھے شعر کی پرکھ کا کوئی دعویٰ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے جن تین مشائخ، (۱۔حضرت والا شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، ۲۔قلندرِ وقت حضرتِ اقدس سیّد عشرت جمیل میرؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، ۳۔ اخترِ ثانی، لسانِ اختر، حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبدالمتین بن حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ) کے دامنِ تربیت سے وابستہ فرمایا۔ان کے پاکیزہ وبلند شعری ذوق کے گواہ نہ صرف ان کے اپنے اشعار ہیں بلکہ ان کے مواعظ و ملفوظات میں موضوع سے متعلق اشعار کا بہترین انتخاب بھی اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔

اپنے اِن بزرگوں کی صحبتِ بابرکات کے صدقے بحمدہٖ تعالیٰ اچھے اشعار سے ایک مناسبت پیدا ہوگئی ہے۔ اِسی مناسبت کے پیشِ نظر یہ عرض ہے کہ ریحان میاں نے بہت سے نافع اور ضروری مضامین کو اشعار کی صورت میں پیش کیا ہے۔حمد ومناجات اور نعتیہ نظمیں جو اللہ تعالیٰ اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص تعلق کی غمّاز ہیں۔ان کے ساتھ ساتھ اِسی تعلق کا اظہار ایک دوسرے رنگ میں اصلاحی نظموں کی صورت میں بھی ہوا ہے جن میں اِس فکر اور تڑپ کا اظہار ہے کہ بندہ حقیقی بندہ اور اُمتی سچّا اُمتی بن جائے۔ اِس ضمن میں ان کی اکثر نظمیں جہاں عمومی خطاب پر مشتمل ہیں وہیں بعض نظمیں بطورِ خاص خواتین اور بچّوں کے حوالے سے بھی ہیں

فہرست پر جائیں

کہ اصلاحِ معاشرہ کے باب میں ان کا کردار بہت بڑا اور نہایت اہم ہے۔

زیرِ نظر مجموعے میں ایک بڑی تعداد اُن نظموں کی بھی ہے جو مدحِ شیخ سے متعلق ہیں۔ میرے سامنے اِس قسم کے اشعار جب بھی پیش کیے جاتے ہیں بتوفیقہٖ تعالیٰ اپنے مشائخ ہی کا خیال دل میں ہوتا ہے کہ یہ اشعار احقر کے تینوں بزرگوں کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک گمان کی برکت سے نوازش فرمائیں۔ مگر ریحان میاں کے لئے (جو راہِ سلوک کے ایک مسافر بھی ہیں) یہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ اُنہوں نے اس راہ کے راہبر کی محبت وعظمت کا بیان کچھ اس طرح کیا ہے کہ اپنے جذبات کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ راہِ سلوک کے دیگر مسافروں کے لئے اِس میں اسباق بھی ہیں۔

بہر حال! حمد و مناجات اور نعتیہ اشعار ہوں یا اصلاح و تربیت سے متعلق نظمیں، بلکہ کسی بھی عنوان کے تحت کہے گئے شعروں کے سلسلے میں ایک خاص بات اِن کا آسان اندازِ بیاں اور عام فہم اسلوب ہے اور اس ''سادہ بیانی'' کے باوجود اِن کا کلام اثر سے خالی نہیں اور یقیناً یہ دین ہے ان کے استاذ، برادرِ مکرّم، مولانا شاہین اقبال آثرؔ صاحب مدظلہم العالی کی شعری تربیت کی۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اِس مجموعے کی اشاعت کے بارے میں اطمینان اِسی خیال سے ہوتا ہے کہ حضرت آثرؔ صاحب اِس مجموعے پر بالاستیعاب نظرِ اصلاح فرما چکے ہیں۔ اور ان کی نظر، ان شاء اللہ تعالیٰ لفظ ومعنیٰ، ہر دو کے اصلاح کی ضامن ہوگی۔ فجزاھم اللہ خیراً واحسن الجزاء!

مجھے اِس مجموعے کی بعض نظمیں بہت پسند ہیں، مثلاً: رمضان کے بابرکت لمحے، مسجدِ اختر ہمیں اللہ نے کر دی عطا، میری ماں، ہم ہیں اچھے بچے ہم کو اللہ والا بننا ہے، میں ہوں اِک ننھی سی بچی ہر سنت اپناؤں گی، یہ نظمیں میں نے بارہا سنی ہیں۔ اِن کے علاوہ اور بھی کئی نظمیں ہیں جو میری مجالس میں پڑھی گئی ہیں، جن سے میں نے اور احباب نے بہت نفع محسوس کیا ہے اور اِن کی اشاعت سے امید ہے کہ اس نفع کا سلسلہ خوب عام ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس مجموعے کو شرفِ قبول عطا فرمائیں، اِس کو ریحان میاں، ان کے والدین واساتذہ جملہ معاونین نیز میرے لئے بھی قیامت تک صدقہ جاریہ بنائیں، آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(از: شاعرِ اسلام حضرت مولانا شاہین اقبال آثرؔ صاحب دامت برکاتہم)

فکرِ طائرؔ کی پرواز

عزیزم ریحان طائرؔ شاہراہِ سخن کے ہونہار شہسوار ہیں۔ برسوں قبل جب انہوں نے اس سفر کا آغاز کیا تو بندے کو اپنے بعض اشعار دِکھائے جس میں اُن کی شعری صلاحتیں جھلک رہی تھیں۔ توقع کے عین مطابق انہوں نے بتدریج ترقی کی اور اب کافی حد تک وہ محاسن ومعائبِ سخن سے آشنا ہو چکے ہیں۔ یہ اُن کا پہلا شعری مجموعہ ہے جو ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات'' کا مصداق، اُن کے تابناک مستقبل کی نوید کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اللھم زد فزد۔ کلام کی برجستگی وہی نعمت ہے جو اُنہیں حاصل ہے، باقی مطالعہ کی وسعت کے لئے اگر وہ وقت نکالنے میں کامیاب ہوگئے تو ان کا اگلا مجموعۂ کلام اِن شاءاللہ تعالیٰ مزید پختہ، حسین اور عمیق ہوگا۔

طائرؔ کے فکر کی پرواز بلندیوں کی طرف رواں دواں ہے اور وہ اپنے اکابر کی برکت سے بذریعۂ سخن ایک اصلاحی مشن پر گامزن ہیں۔ ناصح کی نصیحت کی تاثیر کے لئے سب سے بڑی چیز اُس کا اپنا عملِ صالح ہوتا ہے جو انہیں ایک شیخِ کامل کی صحبت کی برکت سے حاصل ہے یہی صحبتِ اہلِ دل کا نور کلام میں سوز وساز وگداز پیدا کرتا ہے۔

اِس مادی دور میں جبکہ فکر وسخن کی گہرائی عنقا ہوتی جارہی ہے وہ کمپیوٹر ڈیزائننگ کے شعبہ سے وابستہ ہوتے ہوئے بھی ادب کی خدمت میں مشغول ہیں تو اُن کے لئے استقامت اور ترقی کی دعا ضرور کرنی چاہیے۔ اِس تناظر میں بندے کا بالکل تازہ قطعہ ملاحظہ فرمائیں:

کس طرح تخلیق ہو اچھا ادب
جب ہو دورانِ سخن ذکرِ معاش
یا تو یاں نانِ جویں غرقِ سخن
یا تو نذرِ شاعری فکرِ معاش

اللہ تعالیٰ طائرؔ کے مجموعۂ کلام کو مقبولیت عنداللہ اور مقبولیت عندالنّاس کے شرف سے مشرف فرمائے، جملہ معاونین واکابر کیلئے صدقۂ جاریہ بنائے۔

آثرؔ جونپوری
٢ جمادی الاوّل ١٤٤١ھ، ٧ جنوری ٢٠٢٠ء

فہرست پر جائیں

(از: شاعرِ معرفت حضرت خالد اقبال تائبؔ صاحب دامت برکاتہم)

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

خالد اقبال تائبؔ عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

Khalid Iqbal Taib

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ابھی سفر کی ابتدا ہے

طائر، شاہین کی پیروی میں اڑانیں بھر رہا ہے، بلند ہو رہا ہے، فضائیں اُس کا خیر مقدم کر رہی ہیں۔ خدا کرے یہ سلسلہ جاری رہے۔

نو آموز ہونے کے باوجود اس نے اعتماد کے ساتھ قرطاس وقلم کی فضا میں خود کو متعارف کروایا ہے۔ ابھی سفر کی ابتدا ہے، ترقی کی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔

اور سب سے بڑھ کر بات تو یہ ہے کہ دل کی بات تو سبھی کرتے ہیں، کوئی تو ہو جو خالقِ دل کی بات کرے۔ ریحان طائر مبارک سوچ، عام فہم اصلاحی مضامین اور پُر اثر پیغامات پر مشتمل اشعار کا مجموعہ ''خالقِ دل کی بات کرتے ہیں'' لے کر سخن شناس احباب کی خدمت میں حاضر ہیں۔

حق تعالیٰ ترقیات کی منزلیں آسان فرمائے، کوششیں قبول فرمائے۔

دعاگو

تائب

۲۳/ رجب ۱۴۴۱ھ، ۱۹/ مارچ ۲۰۲۰ء

آر۔۶۰ پاکستان ریلوے ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی
گلشنِ اقبال بلاک ۱۳۔ڈی/۱ کراچی، پی او باکس ۱۱۱۵۷

R-60, Pakistan Railway Employees Housing Society,
Gulshan-e-Iqbal, Block 13-D/1, Karachi. PO.Box 11157
Mobile: 0321-2882780 Email: askhazrat@hazratetaib.org

فہرست پر جائیں

(از: مورخِ اسلام حضرت مولانا اسماعیل ریحان صاحب دامت برکاتہم)

صحبتِ اکسیر کا اثر

ریحان طآئر سے تعلق کو بیس سال ہونے کو ہیں۔ یہ تعلق اُس وقت سے ہے جب روزنامہ اسلام کا آغاز ہوا تھا۔ اُس وقت افغانستان پر امریکی حملے کا آغاز تھا۔ میں ریحان طآئر کو ایک اچھے گرافکس ڈیزائنر کی حیثیت سے جانتا تھا۔ اُن دِنوں انہوں نے حالاتِ حاضرہ خصوصاً امریکی حملے کے حوالے سے خاکہ سازی کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ ظاہر ہے یہ کام روزنامہ اسلام کی پالیسی کے مطابق شرعی حدود میں ہی تھا۔ خاکہ سازی ویسے بھی کوئی آسان کام نہیں۔ پھر اُسے شرعی حدود میں رکھ کر اِس طرح نبھانا کہ ایک نظر پڑتے ہی لبوں پر تبسم آجائے، ریحان طآئر جیسے ذہین اور اختراعی ذہن کے مالک کا ہی کام تھا۔

پھر گاہے گاہے اِن کا کچھ شعری کلام سامنے آنا شروع ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ نوجوان تو بہترین شعری رجحان بھی رکھتا ہے۔ میں ان کی صلاحیتوں کا قائل ہوتا چلا گیا۔ راقم ۲۰۱۳ء کے آغاز میں جب حسن ابدال منتقل ہوا تو دفتر کے دیگر بہت سے پرانے دوستوں کی طرح ریحان طآئر سے بھی رابطہ منقطع ہوگیا۔ مگر چند ہفتوں پہلے ریحان طآئر نے اپنا پہلا شعری مجموعہ ”خالقِ دل کی بات کرتے ہیں“ تبصرے کے لیے ارسال کیا تو میں دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ طآئر کی شاعری اب بہت بلند پرواز ہوگئی ہے۔ وہ آثر جونپوری کے شاہینوں میں شامل ہوگئے ہیں۔ ماشاءاللہ! میں جو ورق بھی الٹتا ہوں ایمان، نصیحت، حکمت اور دینی جذبات کا ایک چشمہ اُبلتا محسوس کرتا ہوں۔ صاف محسوس ہو رہا ہے کہ یہ فقط شاعرانہ طباعی نہیں بلکہ اہل اللہ کی صحبتِ اکسیر کا اثر ہے۔ ریحان طآئر کا اپنے شیخ سے جو گہرا تعلق ہے، وہ بھی اِس مجموعے میں واضح دکھائی دیتا ہے:

ہمیں یارو! درِ مرشد سے ملی ہے جتنی
کون کرتا ہے زمانے میں محبت اِتنی

فہرست پر جائیں

وہ خود بھی جا بجا اِس کا اعتراف کرتے ہیں:

شیخ کی آتشِ الفت سے ہی منسوب کرو
قلب میں عشق کی تھوڑی بھی جو حدّت دیکھو

اِس مجموعۂ کلام میں حمد بھی ہے اور نعت بھی، حلاوتِ ایمانی کا ذوق بھی ہے اور گناہوں سے بچنے کی دعوت بھی، بچوں کے لیے پہیلیاں بھی ہیں اور طنز و مزاح بھی۔ ریحان طائرؔ نے بھارتی پائلٹ ''ابھی نندن'' پر جو طبع آزمائی کی ہے وہ کمال ہے:

صرف آنکھیں دِکھا کے بھیج دیا
یعنی احساں جتا کے بھیج دیا
تر نوالہ سمجھ رہا تھا ہمیں
ہم نے چائے پلا کے بھیج دیا

میری دعا ہے کہ ریحان طائرؔ اپنے شیخ و مرشد عارف باللہ حضرت شاہ فیروز میمن صاحب زید مجدہم کے سائے اور اپنے استاذِ محترم حضرت مولانا شاہین اقبال آثرؔ صاحب دامت فیوضہم کی تربیت میں اِسی طرح ترقی کی منازل طے کرتے جائیں اور ان کی شعری ضیا پاشیاں روز افزوں ہوں۔

دعا گو:

محمد اسماعیل ریحان

ادارہ علوم القرآن خالقداد۔ تحصیل حسن ابدال
جمعہ، ۲۱/ رمضان المبارک، ۱۴۴۱ھ
مطابق ۱۵/ مئی، ۲۰۲۰ء

فہرست پر جائیں

مختصر یہ کہ

اللہ ربّ العزت کا کروڑوں احسان اور شکر ہے کہ بندے کا پہلا مجموعۂ کلام ''خالقِ دل کی بات کرتے ہیں'' اشاعت کے مراحل سے گزر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میرے والدین کی تربیت اور شب و روز دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے بغیر استحقاق وخوبی، مربی ومحبوبی، مرشدی ومولائی شیخ العلماءؔ والصلحاءؔ عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم کی معیّت عطا فرمائی۔

میرے شیخ، جوکہ الحمدللہ اپنے پیرومرشد شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جیتی جاگتی تصویر ہیں، کی پُر اثر شخصیت اور پُر درد وعظ ونصیحت نے نہ صرف میری روح، ذہن، دل اور اخلاق کو اثر انداز کیا بلکہ میرا یہ کلام بھی جا بجا میرے شیخ کے ملفوظات ہی سے متاثر نظر آئے گا۔

یونہی تو نہیں درد میں ڈوبا مرا سخن
ملفوظ مرشدی کے مرے فن میں آ گئے

حضرت شیخ دامت برکاتہم کی انتہائی شفقت اور محبت ہے کہ حضرت بندے کے اشعار نہ صرف پسند فرماتے ہیں بلکہ اپنی مجالس میں اکثر پڑھوا کر خوب حوصلہ افزائی بھی فرماتے ہیں۔

میرے اشعار مجالس میں پڑھا کر مرشد
یوں بڑھاتے ہیں ہمیشہ مری ہمت، دیکھو

حضرت شیخ دامت برکاتہم نے اصلاحِ نفس کے ساتھ ساتھ بندے کی توجہ اصلاحِ سخن کی طرف بھی

فہرست پر جائیں

مبذول کرائی۔ چنانچہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجازِ بیعت، شاعرِ اسلام حضرت مولانا شاہین اقبال آثر صاحب دامت برکاتہم سے شعری اصلاح کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا جو کہ بفضلہٖ تعالیٰ جاری و ساری ہے۔ الحمدللہ! بندے کے شعری ذوق کا کتابی شکل میں آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آجانا حضرت مولانا آثر صاحب جیسے شفیق اور محبت کرنے والے ولیٔ کامل اور کہنہ مشق استاذِ سخن کی شعری تربیت کا ثمرہ اور مرشدی دامت برکاتہم کی خصوصی دعاؤں کا فیضان ہے۔

بچوں کی اصلاح پر بھی کچھ نظمیں کہیں جس میں ایک نظم "پیارے بچو! نیک بنو تم" پہلی مرتبہ حضرت شیخ دامت برکاتہم کی موجودگی میں ۵ دسمبر ۲۰۱۵ء کو "غرفۃ السالکین" میں عزیزم محمد مصطفیٰ مکّی سلمہٗ نے بہت ہی دلچسپ انداز میں پڑھی اور پھر رفتہ رفتہ یہ نظم بین الاقوامی شہرت اختیار کرگئی اور اب بحمدِ للہ کئی ممالک کے مدارس اور اسکولوں میں سنی اور پڑھی جارہی ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر کہے گئے اشعار "وہ مسکراتا چلا گیا ہے" حضرت شیخ دامت برکاتہم اور حضرت شیخ دامت برکاتہم کے شیخِ ثانی، قلندرِ وقت حضرت سید عشرت جمیل میؔر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، دونوں حضرات نے بے انتہا پسند فرمائے اور حضرت میؔر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِن اشعار کو مختلف رسائل میں چھپوانے کا بھی فرمایا۔ یہ اشعار بحمدِ للہ اب تک کئی کتب و رسائل میں چھپ چکے ہیں۔

ایک سعادت یہ بھی حاصل رہی کہ حضرت شیخ دامت برکاتہم کے شیخِ ثالث، بنگلہ دیش کے جیّد شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم نے "حمدِ باری تعالیٰ" میں کچھ اشعار بنگلہ زبان میں کہے تھے۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خواہش پر اِن اشعار کا منظوم ترجمہ کیا۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم نے یہ منظوم اشعار حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں اپریل ۲۰۱۷ء میں ہونے والے سفرِ حرمین شریفین کے دوران مدینہ شریف میں پیش کئے تو حضرت دادا شیخ دامت برکاتہم بہت خوش ہوئے اور منظوم اشعار پڑھ کر فرمایا کہ "ظالم نے بہت ہی خوب ترجمہ کیا ہے میرے اشعار کا"۔ یہ اشعار بھی شاملِ کلام ہیں۔

فہرست پر جائیں

حضرت شیخ دامت برکاتہم کی دامنِ تربیت سے وابستگی سے کئی برس قبل میرے پڑوسی اور محسن اوّل مولانا عبدالمجید پٹیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بھی یہاں ضروری سمجھتا ہوں جن کی پُرکشش شخصیت اور قیمتی نصیحتوں نے نہ صرف دین کی طرف رہنمائی فرمائی بلکہ شاعری کے اُس ابتدائی دور میں موزوں ہونے والی نظموں پر دادِ سخن دے کر حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

والدین نے نام ریحان سعید رکھا۔ جب اشعار کہنا شروع کئے تو تخلص ''طائر'' یعنی پرندہ منتخب کیا جو کہ شاعرانہ تخیلات کی بلندیٔ پرواز کی طرف اشارہ ہے۔ پیدائش کراچی کی ہے۔ کراچی یونیورسٹی سے ''بی اے'' کرنے کے ساتھ ساتھ کمپوٹر گرافکس ڈیزائننگ کو بطور پیشہ اختیار کیا اور تقریباً ۲۱ برس سے اِسی شعبے سے وابستہ ہوں۔ اِس وقت پاکستان کی ایک نامور فوڈ کمپنی میں بحیثیت Creative Head فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔ میرے پیر و مرشد دامت برکاتہم نے ۱۶/ ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۸/ اگست ۲۰۱۸ء کو اپنے نیک گمان سے مجازِ صحبت بنایا۔ شیخ کی اِس اجازت کو محض چور کو چوکیدار بنانے سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ دامت برکاتہم کی اِس نسبت کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے مجھے اللہ والا بنادے۔

اپنے والدین، بھائی بہن، اہلیہ اور بچوں کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ جن کا تعاون اور حوصلہ افزائی اگر شاملِ حال نہ رہتی تو اِس راہ میں ایک قدم چلنا بھی دشوار تھا۔ اُن سب احباب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ''ابتداءِ کلام'' سے ''مجموعۂ کلام'' تک قدم قدم پر معاونت فرمائی۔ مزید برآں اپنے اُن دوستوں کا بھی تہِ دل سے مشکور ہوں جو وقتاً فوقتاً بندے کے اشعار کو اپنی خوبصورت اور مسحور کن آواز میں پڑھ کر سامعین کے کانوں میں رس گھول دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اِس شعری مجموعے کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اُمتِ مسلمہ کے لئے نافع اور احقر و جملہ معاونین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یارب العالمین!

ریحان طائر

ریحان طآئر

فہرست پر جائیں

حمد، نعت و منقبت

مہر و ماہ و انجم بھی ماند پڑ گئے جب سے
بس گئی نگاہوں میں روشنی مدینے کی

فہرست پر جائیں

یارب وہ فضل کر کہ سنبھل جائے زندگی

میرے پیارے مرشد دامت برکاتہم اپنی پیاری دعاؤں میں یہ دعا بھی اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ ''اے اللہ اُس وقت تک موت نہ دیجئے گا جب تک ایک ایک سنت پر عمل نہ ہو جائے''۔ الحمدللہ مناجات کے یہ اشعار حضرت شیخ دامت برکاتہم کی اِسی دعا کے تناظر میں ہوئے۔

یارب وہ فضل کر کہ سنبھل جائے زندگی
دل اِس طرح بدل کہ بدل جائے زندگی

اُس وقت تک نہ موت مجھے دے مرے خدا
جب تک کہ سنتوں میں نہ ڈھل جائے زندگی

اے کاش! تیرے قرب کے ساحل سے آ لگوں
طوفانِ معصیت سے نکل جائے زندگی

فہرست پر جائیں

دل مضطرب ہو جب کبھی محشر کے خوف سے
اُمیدِ مغفرت سے بہل جائے زندگی

طاؔئر وہ لطف ذکرِ خدا میں ملے مجھے
غافل ہوں ایک پل تو مچل جائے زندگی

قرار دنیا کا چاہتا ہوں

قرار دنیا کا چاہتا ہوں، اماں قیامت کی مانگتا ہوں
اے میرے مولا میں تجھ سے ہر پل، نظرِ عنایت کی مانگتا ہوں

نہ میں تری دوستی کے قابل، نہ تیرے شایانِ شاں مرا دل
میں تیری رحمت کے آسرے پر، دُعا ولایت کی مانگتا ہوں

فہرست پر جائیں

حضرت شیخ دامت برکاتہم کے شیخِ ثالث، لسانِ اختر، اخترِ ثانی، بنگلہ دیش کے جیّد شیخ الحدیث، حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم نے بنگلہ زبان میں ''حمدِ باری تعالیٰ'' کہی۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خواہش پر اِس ''حمد'' کا منظوم ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مذکورہ حمدِ باری تعالیٰ کے بنگلہ اشعار کا عکس درج ذیل ہے جبکہ اِن کا منظوم ترجمہ اگلے صفحات پر ہے۔

حمدِ باری تعالیٰ (بنگلہ زبان میں)

ভোরেভোরে'তোমারআলোহেরিজগৎময়
গোপনথেকেওপেনহবারঢঙকিসবিস্ময়।
ঐআকাশে,আকাশপাড়ে,এইপৃথিবীরবুকে
জ্যোতিতোমারছড়িয়েদিয়েডাকোনিজেরদিকে।

ভোরেরপাখি,ভোরেরবাতাস,ভোরেরএইপৃথিবী
ভোরেরফুলওলতা-পাতা,গাছ-গাছালিসবি
গায়মহিমাসবাইতোমারআপনআপনরূপে
জেগেওঠেতোমারপ্রেমেরনবতরউত্তাপে।

দিগ-দিগন্তেছড়িয়েপড়েতোমাররূপেরছায়া
হেমায়াময়দাওঢেলেসবকায়ায়কিএকমায়া।
সুন্দর-উচ্ছল-প্রাণবন্তসাগর-নদীরবুকে
হেলীলাময়তোমারপ্রতাপহেরিকিসম্মুখে।

পাখিরকণ্ঠে,শিশুরঠোঁটে,পাখিরগানেরসুরে
শান্তউষায়,ভরদুপুরে,পূর্ণিমারশরীরেমধুময়
কিশোভাতোমারকরগোউন্মুক্ত
সবফুলেইহেপ্রিয়ফুলতোমারঘ্রাণআঘ্রাত।

সবলালে,সবসবুজ-সাদায়হেরিতোমারচিহ্ন
দূরআকাশেরঅসীমনীলেচিহ্নসেইঅভিন্ন।
পাহাড়েরঐউচ্চতাআরবিশালতাজুড়ে
নি:সীমআকাশ,অকূলসাগর,অপারতারাপুরে

হেরিঅসীমশক্তিমানেরশক্তিধরসন্ধান
হেঅনিন্দ্য!হেঅপরূপ!তুমিইরহমান।

فہرست پر جائیں

حمدِ باری تعالیٰ کا منظوم ترجمہ

بوقتِ سحر آپ ہی کی تجلی سے روشن یہ کون و مکاں دیکھتا ہوں
بفرطِ تحیّر میں ذاتِ نہاں کو عجب شان سے پھر عیاں دیکھتا ہوں
منوّر جہاں آپ ہی کی تجلی سے یوں خالقِ دو جہاں دیکھتا ہوں
کہ جیسے ہر اِک ذرہ ذرّہ زمیں کا کھنچا جانبِ آسماں دیکھتا ہوں

سویرے سویرے چہکتے پرندے، مہکتی ہوائیں، معطّر فضائیں
چٹکتے شگوفے، حسیں بیل بوٹے، درختوں کے جھرمٹ، گلوں کی رِدائیں
سبھی آپ کے حسن سے جگمگائیں، سبھی آپ کی عظمتیں گنگنائیں
سمندر کی ہر موج میں آپ ہی کی محبت کے دریا رواں دیکھتا ہوں

کرم آپ ہی کا ہے خلقت پہ مولا، کہ ہر سمت کھولا یہ بابِ محبت
انڈیلی عجب شان سے آپ ہی نے ہر اِک شے میں اپنی شرابِ محبت
دیا عرش کو آفتابِ محبت، سمندر کو بخشا ہے آبِ محبت
اے حسنِ ازل آپ کی قدرتوں کے نشاں دیکھتا ہوں، جہاں دیکھتا ہوں

فہرست پر جائیں

فضاؤں میں بکھری ہوئی تازگی میں، پرندوں کی آواز کی چاشنی میں
طلوعِ سحر میں، کڑی دوپہر میں، حسیں دلنشیں چاند کی چاندنی میں
اُجاگر کیا آپ نے حسن اپنا، اے ربِ جہاں صبح کی روشنی میں
سدا آپ ہی کی مہک سے معطّر، ہر اِک پھول، ہر گلستاں دیکھتا ہوں

اُفق کی نئی سرخیوں میں ہویدا، عیاں آپ کھیتوں کی ہریالیوں میں
نشاں آپ ہی کے ہیں نیلے گگن میں، نہاں پھول پتوں، ہری ڈالیوں میں
فلک بوس اونچی حسیں چوٹیوں میں، لہکتی اناجوں کی سب بالیوں میں
نشاں آپ کے جابجا دیکھتا ہوں، جو تاروں بھری کہکشاں دیکھتا ہوں

بیاں قدرتوں میں، عیاں ندرتوں میں، فقط آپ ہی کی ہے پہچان مولا
اے بے عیب حسن و محبت کا پیکر، اے ذیشان مولا، اے رحمٰن مولا

(شعبان ۱۴۳۱ھ مطابق جون ۲۰۱۶ء)

فہرست پر جائیں

نہ کیونکر ہو وہ محبوبِ فلک

نہ کیونکر ہو وہ محبوبِ فلک، رشکِ ملک یارب
جو پا جائے ترے انوار کی ادنیٰ چمک یارب

گناہوں کے تصور سے مرا باطن لرز جائے
مرے دل کو ہمیشہ کر عطا ایسی کھٹک یارب

محبت بھی ملے تیری، اِطاعت بھی ولایت بھی
تمنا ہے یہی دل کی، یہ برسوں کی کسک یارب

وہ آنکھیں جو ترے دیدار کی خواہش میں جیتی ہوں
اُنھیں پھر موت لگتی ہے حسینوں کی جھلک یارب

حفاظت جو نہیں کرتا حقیقت میں نگاہوں کی
ستاتا ہے اُسی مجنوں کو لیلیٰ کا نمک، یارب

فہرست پر جائیں

وہ جگنو پھر کہاں خاطر میں لاتا ہے ستاروں کو
جسے حاصل ہو تیرے عشق کی ذرّہ دمک یارب

زمیں پر جو بناتے ہیں ترے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سی صورت
اُنہی عشاق کو تکتا ہے حسرت سے فلک یارب

جب ادنیٰ آگ دنیا کی جلا کر راکھ کرتی ہے
نجانے کیا غضب ہو گی جہنم کی لپک یارب

کرم تیرا ہمیشہ ابرِ رحمت کی طرح برسا
اگرچہ ہم نے نافرمانیاں کی اب تلک یارب

ملے وہ قرب

ملے وہ قرب، گناہوں سے دور ہو جائیں
سیاہ دِل ترے جلووں سے نور ہو جائیں

ہو سنتوں کی ”کراچی“ میں پیروی ایسی
کہ خوش ”مدینے“ میں پیارے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہو جائیں

فہرست پر جائیں

تو کیا کہنا

مرے مالک تری یہ بھی عنایت ہو تو کیا کہنا
مری قسمت میں طیبہ کی زیارت ہو تو کیا کہنا

دِکھا دے خواب میں اِک بار مولا روضۂ اطہر ﷺ
مرا یہ خواب پھر اِک دن حقیقت ہو تو کیا کہنا

نظر کے سامنے ہو سبز گنبد جب قضا آئے
دیارِ شاہِ بطحا ﷺ ہی میں تربت ہو تو کیا کہنا

لبِ تشنہ کو مل جائے فقط اِک گھونٹ کوثر کا
دلِ مضطر کو اُمیدِ شفاعت ہو تو کیا کہنا

بہت خوش بخت ہیں جو نعت جالی پر سناتے ہیں
مجھے بھی کاش یہ حاصل سعادت ہو تو کیا کہنا

خوشا قسمت! مقدر ہو مدینے کا سفر طاٰئرؔ
میسّر ہر قدم مرشد کی صحبت ہو تو کیا کہنا

فہرست پر جائیں

وہ روز شب جو جنت میں گزارے

اللہ ربّ العزت نے محض اپنے فضل وکرم سے مارچ ۲۰۱۴ء میں حضرت شیخ دامت برکاتہم کی معیّت میں عمرے کی سعادت نصیب فرمائی۔ یہ اشعار اُس مبارک اور یادگار سفر سے واپسی پر موزوں ہوئے۔

وہ روز وشب جو جنت میں گزارے یاد آتے ہیں
ہمیں وہ قیمتی لمحات سارے یاد آتے ہیں

نگاہوں میں بسی رہتی ہے ہر پل مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
وہ پیارا سبز گنبد وہ منارے یاد آتے ہیں

فلک پر چاند شرماتا ہے انوارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بقیعِ پاک میں پنہاں ستارے یاد آتے ہیں

تصور میں جو آ جائے کبھی جبلِ اُحد یارو!
جنھوں نے دین پر سر اپنے وارے یاد آتے ہیں

فہرست پر جائیں

کبھی خواہش تھی ہم ہوں اور ہو طیبہ کا نظّارہ
اور اب ہر سانس ہم کو وہ نظارے یاد آتے ہیں

خوشا قسمت ملی مرشد کی صحبت بھی مدینے میں
جو قربِ شیخ میں لمحے گزارے یاد آتے ہیں

سفر میں ساتھ جو دن رات رہتے تھے محبت سے
ہمیں وہ ہمسفر احباب سارے یاد آتے ہیں

جنھیں طآئر بہ چشمِ نم، ہم اپنا غم سناتے تھے
وہ غم خوارِ جہاں، آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے یاد آتے ہیں

(جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق اپریل ۲۰۱۴ء)

طیبہ کا سفر

ہو مقدر کاش! طیبہ کا سفر ''رمضان'' میں
روز ہو روزہ مرا، سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روضے پہ ہوں

عید سے بڑھ کر نہ کیونکر ہو مری وہ ہر گھڑی
جس گھڑی حاضر شہِ ابرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روضے پہ ہوں

فہرست پر جائیں

زندگی مدینے کی

نعت شریف کے یہ اشعار کراچی میں اُس وقت موزوں ہوئے جب حضرت شیخ دامت برکاتہم اپریل ۲۰۱۶ء میں سفرِ حرمین شریفین کے دوران عمرہ ادا فرما کر مدینہ منورہ میں حاضر تھے۔

جب سے دیکھ آیا ہوں زندگی مدینے کی
رب سے مانگ لی میں نے موت بھی مدینے کی

مہر و ماہ و انجم بھی ماند پڑ گئے، جب سے
بس گئی نگاہوں میں روشنی مدینے کی

گردِ راہِ طیبہ کی خود نشانِ منزل ہے
رہنمائے جنت ہے ہر گلی مدینے کی

بادشاہ بھی سارے، ہیں گدا مدینے کے
سلطنت سے بالا ہے چاکری مدینے کی

فہرست پر جائیں

آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبوؤں کے صدقے ہی
رشکِ گلستاں ٹھہری ہر کلی مدینے کی

ہیں نبی ﷺ کے پہلو میں، یار آج بھی دونوں
دوستی ملی جن کو دائمی مدینے کی

ایک ہی اشارے پر جاں لٹا گئے ستّر
دیکھ لو اُحد جا کر عاشقی مدینے کی

چشم نم رہی شب بھر، محوِ روضۂ اطہر ﷺ
رات یاد ہے مجھ کو آخری مدینے کی

فضل ہے عنایت ہے، خاص رب کی نعمت ہے
شیخ کی معیّت میں حاضری مدینے کی

شیخ کی دعاؤں سے حوصلہ ملا ورنہ
تو کہاں، کہاں طائرؔ شاعری مدینے کی

(۲۶/ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۷/ اپریل ۲۰۱۶ء)

فہرست پر جائیں

مدینے کی جانب چلے جارہے ہیں

ہر اِک گام پر منزلیں پا رہے ہیں
مدینے کی جانب چلے جا رہے ہیں

یقیناً صبا چھو کے آئی ہے روضہ
یہ خوشبو کے جھونکے جبھی آ رہے ہیں

چمک دیکھ کر تیری خاکِ مدینہ
فلک پر ستارے بھی شرما رہے ہیں

بس اب آنے والا ہی ہے سبز گنبد
یہی سوچ کر دل کو بہلا رہے ہیں

فہرست پر جائیں

بنا کر درودوں کو توشہ سفر میں
پڑھے جا رہے ہیں، پڑھے جا رہے ہیں

وہاں پھول کلیوں کی کیا بات ہو گی
جہاں خار گلشن کو مہکا رہے ہیں

قدم در قدم ہیں یوں انوارِ طیبہ
دلوں سے اندھیرے چھٹے جا رہے ہیں

پائی ہے دوجہان کی لذّت

پائی ہے دوجہان کی لذّت وجود نے
جب سے قریب کر دیا رب سے سجود نے

اتنا کیا بدن بھی معطّر نہ عود نے
مہکا دیا ہے روح کو جتنا درود نے

فہرست پر جائیں

ستارے کہیں جنہیں

دل کا سرور، آنکھ کے تارے کہیں جنہیں
قلبِ شہِ ابرار ﷺ کے پارے کہیں جنہیں

گُم کردہ راستوں میں ہدایت کے واسطے
اصحابؓ ہی تو ہیں کہ ستارے کہیں جنہیں

تاریخ کیا کرے گی رقم اُن کی داستاں
افلاک، عظمتوں کے منارے کہیں جنہیں

بوبکرؓ اور عمرؓ ہیں وہ عثمانؓ اور علیؓ
دربارِ مصطفیٰ ﷺ کے دُلارے کہیں جنہیں

رکھے جو بغض اُن سے وہ پائے گا بالیقیں
دنیا و آخرت کے خسارے کہیں جنہیں

طائرؔ نہ کیوں ہوں جان سے پیاری وہ ہستیاں
پیارے حبیب ﷺ پیار سے پیارے کہیں جنہیں

فہرست پر جائیں

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

پست ''ہم'' اور ''وہ'' بلندی پہ منارے جیسے
کیا کریں مدحتِ اصحابؓ ہمارے جیسے

ایسی روشن ہے زمانے میں صحابہؓ کی مثال
آسمانوں پہ چمکتے ہیں ستارے جیسے

یوں تھے اوصاف مجلّٰی و مصفّا اُن کے
فرش پہ رب نے فرشتے تھے اُتارے جیسے

نام کے ساتھ تم اُن کے ''رضی اللہ'' کہو
ورنہ چل جاتے ہیں اِس قلب پہ آرے جیسے

فہرست پر جائیں

مرتبہ پا نہیں سکتا وہ صحابہؓ جیسا
لاکھ چاہے جو کوئی خُلق سنوارے جیسے

ایسا جانوں سے گزرنا نہیں گزرا پہلے
جان آقا ﷺ کی محبت میں وہ وارے جیسے

رُعب اصحابؓ کا ایسا تھا عدو پر طاریؔ
جنگ سے قبل عدو دِکھتے تھے ہارے جیسے

قریب ہے مولا

اِتنی شہ رگ مری قریب نہیں
جتنا مجھ سے قریب ہے مولا

اپنی جاں سے عزیز ہے مجھ کو
وہ جو تیرا حبیب ﷺ ہے مولا

فہرست پر جائیں

در مدحِ مرشد

شکر کیسے ہو ادا ''شیخ'' کی نعمت کا خدا
تو نے قسمت میں یہ نسبت ہی کچھ ایسی کی ہے

فہرست پر جائیں

مجھ سے نااہل پہ مولا نے عنایت کردی

یہ اشعار ۶/ اگست ۲۰۱۴ء کو حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خدمتِ اقدس میں غرفۃ السالکین میں پیش کیے۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم نے اِن اشعار کو بے انتہا پسند فرمایا اور دوسرے ہی روز ۷/ اگست بروز جمعرات اپنی مرکزی مجلس میں بیان کے آخر میں پڑھوائے۔ یہ احقر کا پہلا کلام تھا جو پیارے شیخ دامت برکاتہم کی بابرکت مجلس میں پڑھا گیا۔

مجھ سے نااہل پہ مولا نے عنایت کر دی
موجزن قلب میں مرشد کی محبت کر دی

میں نے دنیا ہی میں جنت کی تمنا کی تھی
میرے مالک نے عطا شیخ کی صحبت کر دی

چھوڑ دو سارے گناہوں کو ولی ہو جاؤ
کس قدر سہل مرے رب نے ولایت کر دی

فہرست پر جائیں

کیا بتاؤں میں رخِ شیخ کو تکتا کیوں ہوں
رب نے مرشد کی زیارت بھی عبادت کر دی

رب سے مایوس نہ ہو، قلب سے توبہ کر لو
نفس دشمن نے اگر کوئی شرارت کر دی

میرا باطن بھی مرے شیخ سا کر دے یارب
جیسے تو نے مری مرشد سی شباہت کر دی

اب تو دشمن کو بھی دیتا ہوں دعائیں طائرؔ
میرے مرشد نے محبت مری عادت کر دی

شیخ کی مانی کتنی

ہمیں یارو! درِ مرشد سے ملی ہے جتنی
کون کرتا ہے زمانے میں محبت اِتنی

شیخ سے تجھ کو بھی الفت ہے یہ مانا طائرؔ
تو مگر یہ تو بتا شیخ کی مانی کتنی

فہرست پر جائیں

تجھے دیکھتا رہا

دیکھا جو پہلی بار تجھے، دیکھتا رہا
ایسا ملا قرار، تجھے دیکھتا رہا

چہرے تھے چار سمت منوّر کئی، مگر
آنکھوں کو کر کے چار، تجھے دیکھتا رہا

پیتا گیا میں خمرِ محبت نگاہ سے
بڑھتا گیا خمار، تجھے دیکھتا رہا

تکتا چلا گیا تجھے ہر پھول باغ کا
ہر موسمِ بہار، تجھے دیکھتا رہا

فہرست پر جائیں

مضمون "معافی" کا کیا اِس طرح بیاں
عاصی بھی اشکبار، تجھے دیکھتا رہا

یارانِ شہر، شاہ کے جلووٴں میں گم رہے
میں "رشکِ شہریار" تجھے دیکھتا رہا

نظریں، تری نظر سے ملانے کے شوق میں
طائر بھی بار بار تجھے دیکھتا رہا

فہرست پر جائیں

محبت شیخ کی

دل حسینوں سے ہٹائے گی محبت شیخ کی
رب کا دیوانہ بنائے گی محبت شیخ کی

غیر کے سب ہی طریقے کالعدم ہو جائیں گے
سنتوں پر یوں جمائے گی محبت شیخ کی

جس کے اک اک گھونٹ کا حاصل خدا کی ذات ہو
وہ مئے الفت پلائے گی محبت شیخ کی

تیرگی کا ہر نشاں، خود بے نشاں ہو جائے گا
قلب میں یوں جگمگائے گی محبت شیخ کی

دیکھ کر حیرانگی سے دیکھتے رہ جاؤ گے
دیکھنا کیا کیا دِکھائے گی محبت شیخ کی

فہرست پر جائیں

عرش والے بھی اُسے دیکھا کریں گے پیار سے
وہ کہ جس پیارے پہ چھائے گی محبت شیخ کی

نفس کو احساس بھی ہو گا نہ مٹنے کا کبھی
نفس کو ایسا مٹائے گی محبت شیخ کی

صرف دنیا تک نہیں محدود فیضِ مرشدی
حشر میں بھی کام آئے گی محبت شیخ کی

جب سوا نیزے پہ ہو جائے گا سورج، اُس گھڑی
عرش کا سایہ دِلائے گی محبت شیخ کی

اولیأ اللہ سارے ہی سر آنکھوں پر مگر
ہم غلاموں کو تو بھائے گی محبت شیخ کی

طائرِ خستہ نہ گھبرا گر مخالف ہے ہوا
جانبِ منزل اُڑائے گی محبت شیخ کی

فہرست پر جائیں

وفائیں لے کے چلتا ہوں

وفاداروں میں رہتا ہوں، وفائیں لے کے چلتا ہوں
میں چلتا ہوں تو رحمت کی رِدائیں لے کے چلتا ہوں

چلے کیونکر مرے آگے کسی رہزن کی چالاکی
خوشا قسمت میں رہبر سے دعائیں لے کے چلتا ہوں

تعجب کیا جو بِن موسم برس جائیں مری آنکھیں
کہ میں مرشد کی نظروں سے گھٹائیں لے کے چلتا ہوں

اُنہی کی نقل کے صدقے، عطا کر فضل اے مولا
میں اپنی ذات میں جن کی ادائیں لے کے چلتا ہوں

فہرست پر جائیں

بڑی حسرت سے تکتا ہے مجھے ہر گام پر سورج
رخِ مرشد سے میں جس دِن ضیائیں لے کے چلتا ہوں

اگر خواہش ہے طآئر، ثانیِ اختر[رح][۱] سے ملنے کی
کسی دن آپ میرے پاس آئیں، لے کے چلتا ہوں

عید پھر عاشقوں کی عید نہ ہو

یہ قطعہ عید الاضحیٰ ۲۰۲۰ء کے دوسرے روز
حضرت شیخ دامت برکاتہم سے ملاقات کے بعد غرفۃ السالکین سے گھر واپس
آتے ہوئے موزوں ہوا۔

عید پھر عاشقوں کی عید نہ ہو
جب تلک مرشدی کی دید نہ ہو

لطف اِس دید کا وہ کیا جانے
جو کسی پیر کا مرید نہ ہو

(بروز اتوار ۲۴ مئی ۲۰۲۰ء)

---

۱ شیخ العلماء والصلحاء عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

فہرست پر جائیں

مرے اشعار میں مرشد کی محبت دیکھو

سوز دیکھو، نہ بلاغت، نہ مہارت دیکھو
مرے اشعار میں مرشد کی محبت دیکھو

مل گئی ''پھول'' کی، مجھ خار کو نسبت دیکھو
رشک کرتا ہوں میں خود پر، مری قسمت دیکھو

پہلے کچھ روز حسینوں سے بچا لو نظریں
پھر ذرا قلب میں ایماں کی حلاوت دیکھو

وہ جو دنیا کی نظر میں ہے شکستہ یارو!
نگہِ مولا میں اُسی ''قلب'' کی قیمت دیکھو

فہرست پر جائیں

خالقِ حسن کا ہے حکم ، ”حسینوں سے بچو“
یہی آقا ﷺ کی نصیحت ہے، اِنہیں مت دیکھو

شیخ کی آتشِ الفت سے ہی منسوب کرو
قلب میں عشق کی تھوڑی بھی جو حدت دیکھو

سوچ لو! شیخ کی باتوں پہ عمل ہے کہ نہیں
کیوں نہیں چھوٹتی غیبت کی یہ عادت دیکھو

مرے اشعار مجالس میں پڑھا کر مرشد
یوں بڑھاتے ہیں ہمیشہ مری ہمت، دیکھو

دل کسی اہلِ دل سے ملا لیجئے

''دل کسی اہلِ دل سے ملا لیجئے''، آتشِ عشق دل میں لگا لیجئے
اِن حسینوں سے دامن بچا لیجئے، خالقِ حسن دل میں بسا لیجئے

چھوڑ دیجے معاصی کا اب راستہ، عاشقوں کا گناہوں سے کیا واسطہ
زیب تن کیجئے معرفت کی قَبا، سر پہ تاجِ ولایت سجا لیجئے

چھوڑ کر آپ کا در کدھر جائیں گے، آپ نے گر نہ تھاما بکھر جائیں گے
آپ ہی نے بنایا ہمیں اے خدا، آپ ہی ہم کو اپنا بنا لیجئے

دوستو! رب کو صورت وہی بھائے گی، وہ جو آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صورت سے مل جائے گی
کچھ تو بخشش کی صورت نکل آئے گی، اُن کی صورت سے صورت ملا لیجئے

فہرست پر جائیں

ڈوبتی کشتیو! ناخدا چاہئے؟؟ ٹمٹماتے چراغو! ضیاء چاہئے؟؟
اہلِ تقویٰ کی صحبت میں آ جایئے، نورِ تقویٰ سے دل جگمگا لیجئے

مے کشی کے سلیقے بدل جائیں گے، ڈگمگاتے قدم بھی سنبھل جائیں گے
دور جامِ محبت کے چل جائیں گے، آج ساقی سے نظریں مِلا لیجئے

مومنو! یہ مرض قابلِ غور ہے، نفس تگڑا مگر روح کمزور ہے
ہسپتالوں کے بس کی نہیں یہ وَبا، خانقاہوں سے اِس کی دوا لیجئے

گر یہ چاہیں، نگاہیں رہیں باوضو، مت حسینوں کی نظروں سے پیجے سبو
دل کی پاکیزگی کی ہے گر جستجو، خونِ حسرت سے طائر نہا لیجئے

فہرست پر جائیں

مرے آقا مرے مرشد

مرے آقا مرے مشفق، مرے محسن مرے مرشد
مرا جینا تمہارے بن نہیں ممکن، مرے مرشد

میں اپنی زندگانی کا اُنہیں حاصل سمجھتا ہوں
تمہارے ساتھ جو گزرے مرے کچھ دِن، مرے مرشد

مجھے بھی گُر نگاہوں کی حفاظت کے سکھا دیجے
نہ کہلاؤں میں نظروں کا کبھی خائِن، مرے مرشد

مرے مرشد تمہارے اِس قدر احسان ہیں مجھ پر
میں تھک جاتا ہوں خود اکثر، اُنہیں گِن گِن، مرے مرشد

فہرست پر جائیں

محبت جو تمہاری موجزن قلب و جگر میں ہے
خدا کے قرب کی دراصل ہے ضامن، مرے مرشد

فقط نکلے نہیں یہ عمر والے ہی اندھیروں سے
اُجالے پا گئے تم سے کئی کمسن، مرے مرشد

سبھی اہلِ نظر، نورِ نظر ہیں، تاج ہیں سر کے
نگاہوں میں مری طآئر، بجے لیکن مرے مرشد

فہرست پر جائیں

ہم سے مرشد نے محبت ہی کچھ ایسی کی ہے

شکر کیسے ہو ادا شیخ کی نعمت کا خدا
تو نے قسمت میں یہ نسبت ہی کچھ ایسی کی ہے

اب تو نظروں میں سماتی ہی نہیں یہ دنیا
شیخ نے نظرِ عنایت ہی کچھ ایسی کی ہے

کیوں نظرباز پہ برسے نہ خدا کی لعنت
ہائے ظالم نے خیانت ہی کچھ ایسی کی ہے

نامِ مرشد سے دُبک جاتے ہیں نفس و شیطاں
اُن کی مرشد نے مرمت ہی کچھ ایسی کی ہے

فہرست پر جائیں

امن قائم ہے مرے جسم کے ہر صوبے پر
شیخ نے دل پہ حکومت ہی کچھ ایسی کی ہے

جان بھی وار دیں مرشد پہ تو کم ہے طاآئر
ہم سے مرشد نے محبت ہی کچھ ایسی کی ہے

خوش ہو رہے ہیں دوستو!

قربان کر کے اُن کی خوشی پر ہر اِک خوشی
خوش ہو رہے ہیں دوستو! اُن کی خوشی میں ہم

پاتے اگر نہ شیخ کے صدقے یہ روشنی
عمریں گزار دیتے یونہی تیرگی میں ہم

فہرست پر جائیں

کلام جس کا کلامِ اختر رحمۃ اللہ علیہ

کلام جس کا کلامِ اختر، فغان جس کی فغانِ اختر
بفیضِ مرشد ہمارے مرشد کو مل گئی ہے زبانِ اختر

اُنہی سا اندازِ گفتگو ہے، وہی محبت کا رنگ و بو ہے
نہ فرق دونوں میں کر سکے گا، جو سن چکا ہے بیانِ اختر

جہاں میں اُن کا پیام کیا تھا اور اولیاء میں مقام کیا تھا
سنو کبھی میرے مرشدی سے، اے دوستو داستانِ اختر

ہیں میرے مرشد کے شیخِ ثانی، قلندرِ وقت میرؔ صاحب
بفضلِ مولا، ہے سوئے منزل، رواں دواں کاروانِ اختر

کہاں یہ اہلِ نظر کی باتیں، کہاں یہ اشعار تیرے طائرؔ
نہ ہو سکی اِن سے مدحِ مرشد، نہ ہیں یہ شایانِ شانِ اختر

(یکم ربیع الاوّل ۱۴۳۵ھ مطابق ۳ جنوری ۲۰۱۴ء)

فہرست پر جائیں

پروتا ہوں میں جن کو اشعار میں

پروتا ہوں میں جن کو اشعار میں
مرے شیخ کی پیاری باتیں ہیں یہ

سنو کان دھر کر اِنہیں دوستو!
ارے شیخ کی پیاری باتیں ہیں یہ

میں کھوٹا ہوں لیکن لبوں پر مرے
کھرے شیخ کی پیاری باتیں ہیں یہ

نہ تو کچھ ہے طائرؔ نہ تیرا سخن
ترے شیخ کی پیاری باتیں ہیں یہ

فہرست پر جائیں

پیامِ دردِ محبت سُنا کے آئے ہیں

حضرت شیخ دامت برکاتہم اگست ۲۰۱۵ء میں بیانات کے سلسلے میں پاکستان کے شمالی علاقوں کی جانب روانہ ہوئے۔ ۱۴/ روزہ اِس سفر میں اسلام آباد، مری، ٹیکسلا، ہری پور، ایبٹ آباد، سوات اور پشاور جیسے بڑے شہروں اور اُن کے گردونواح میں خوب دردِ دل سے بیانات ہوئے۔ الحمدللہ! اِس سفر کے ابتدائی کچھ دِن احقر بھی حضرت مرشدی دامت برکاتہم کے ہمراہ تھا۔ یہ اشعار اِس سفر سے واپسی پر موزوں ہوئے۔

پیامِ دردِ محبت سنا کے آئے ہیں
چراغِ عشق دلوں میں جلا کے آئے ہیں

کہیں پہ خمرِ محبت پلائی رو رو کر
کہیں شکستہ دِلوں کو ہنسا کے آئے ہیں

مریں گے اب نہ کبھی حسن پر "مری" والے
وہ ایسی ذات پہ مرنا سکھا کے آئے ہیں

فہرست پر جائیں

بجھا دیئے ہیں دیے نفرت و عداوت کے
محبتوں سے فضا جگمگا کے آئے ہیں

کسی کے دل کو عطا کی قرار کی دولت
کسی کے قلب کو بسمل بنا کے آئے ہیں

دِکھا کے حسن خدا کا، حسیں نظاروں میں
وہ رازِ حسن سے پردہ اُٹھا کے آئے ہیں

''سوات'' ہو کہ ''پشاور''، یہ اہلِ دل طائرؔ
نقوشِ غیر دِلوں سے مٹا کے آئے ہیں

(۵/ ذیقعدہ ١٤٣٦ھ مطابق ٢١/اگست ٢٠١٥ء)

ٹھہرے ہوئے ہیں عارضِ مرشد پہ اشک یوں
جیسے سحر میں اوس کے قطرے گلاب پر

فہرست پر جائیں

دعائے صحتِ مرشد

جنوری ٢٠١٦ء کے ابتدائی ایام میں حضرت شیخ دامت برکاتہم کی طبیعت ناساز رہی اور علالت کے باعث کچھ روز غرفۃ السالکین بھی تشریف نہ لا سکے۔ اِس دوران غرفۃ السالکین آنے والے احباب کے احساسات اور اپنی دِلی کیفیات کو اِن دعائیہ اشعار میں بیان کیا گیا ہے۔

جلوۂ شیخ دِکھا، قلب کو ٹھنڈا کر دے
جلد مولا مرے مرشد کو تو اچھا کر دے

درد کا نام و نشاں تک نہ رہے کچھ باقی
دور ہو جائے مرض آج ہی، ایسا کر دے

ڈال مرشد کی دواؤں میں بھی تاثیرِ شفا
ٹھیک تشخیص طبیبوں کو بھی اِلقا کر دے

فہرست پر جائیں

چاند تاروں کی ضیاؤں سے ہمیں کیا نسبت
بھیج دے رشکِ قمر، دور اندھیرا کر دے

شیخ کی عمر میں، صحت میں دے برکت مولا
سر پہ تادیر مرے، شیخ کا سایا کر دے

دردِ دل شیخ کا ہو نشر جہاں میں یارب
میرے مرشد کو تو سرتاجِ زمانہ کر دے

(۱۲/ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۲/ جنوری ۲۰۱۶ء)

بات مرشد کی مان لی ہوتی

بات مرشد کی مان لی ہوتی
جنگ شیطاں سے ٹھان لی ہوتی

نفس پر تیر ہم بھی برساتے
شیخ سے گر کمان لی ہوتی

فہرست پر جائیں

بے لوث محبت مجھے مرشد سے ملی ہے

بے لوث محبت مجھے مرشد سے ملی ہے
بے مثل رفاقت مجھے مرشد سے ملی ہے

حیرت سے نہ دیکھو مری بھیگی ہوئی آنکھیں
اشکوں کی یہ دولت مجھے مرشد سے ملی ہے

حق بات پہ جو سر کی لگا دیتا ہوں بازی
واللہ یہ جرأت مجھے مرشد سے ملی ہے

مرشد کی محبت مجھے مولا نے عطا کی
مولا کی محبت مجھے مرشد سے ملی ہے

ہر آن مقدم ہے جو سنت کا طریقہ
یہ فکرِ اطاعت مجھے مرشد سے ملی ہے

فہرست پر جائیں

اب تک جو رہِ عشقِ خدا میں ہوں گامزن
ہر گام پہ ہمت مجھے مرشد سے ملی ہے

دل میں جو مچلتی ہے ولایت کی تمنا
صحبت کی بدولت مجھے مرشد سے ملی ہے

پاتا ہوں جو کچھ، ذکر و تلاوت میں حلاوت
یہ کیف یہ لذّت مجھے مرشد سے ملی ہے

بے نطق تھا، تقریر کے انداز کہاں تھے
یہ طرزِ خطابت مجھے مرشد سے ملی ہے

مرشد کی غلامی پہ مجھے ناز ہے طاؔئر
صد شکر یہ نسبت مجھے مرشد سے ملی ہے

فہرست پر جائیں

مرشد کا صدقہ

تغزّل کا آغاز، مرشد کا صدقہ
تخیّل کی پرواز، مرشد کا صدقہ

یہ مصرعوں میں محفوظ مرشد کی باتیں
یہ لفظوں میں آواز، مرشد کا صدقہ

یہ اُلفت میں ڈوبے ردیف و قوافی
یہ اُسلوب و انداز، مرشد کا صدقہ

غزل کی ہر اِک بحر، بحرِ نصیحت
ہر اِک نظم میں وعظ، مرشد کا صدقہ

ہوا آج طآئر جو غرفہ کا شاعر
یہ نسبت یہ اعزاز، مرشد کا صدقہ

فہرست پر جائیں

اب کسی نباض کی حاجت نہیں

عشق کو الفاظ کی حاجت نہیں
سوزِ دل کو ساز کی حاجت نہیں

رازداں یارو! ہمارا ہے خدا
باخدا ہمراز کی حاجت نہیں

شیخِ کامل سا مسیحا مل گیا
اب کسی نباض کی حاجت نہیں

گفتگو پنہاں ہے چشمِ ناز میں
حسن کو آواز کی حاجت نہیں

فہرست پر جائیں

عشق کہتا ہے مٹا دیجے مجھے
خاک ہوں اعزاز کی حاجت نہیں

مستند اصحابؓ کا طرزِ کہن
نت نئے انداز کی حاجت نہیں

ہو گیا طآئر قفس ہی گلستاں
اب مجھے پرواز کی حاجت نہیں

مسلمان بَن کے رہو

علم کتنا ہی تم جانتے ہو، پر اَنجان بن کے رہو
شیخ کے سامنے بند رکھو زباں، کان بن کے رہو

عکس مرشد کا آ جائے اُس کو نظر، جو تمہیں دیکھ لے
تم جہاں بھی رہو، اپنے مرشد کی پہچان بن کے رہو

فرق رنگ اور زباں کا ہے طآئر فقط معرفت کے لئے
عصبیت کے مٹا دو نشاں، بس مسلمان بن کے رہو

فہرست پر جائیں

کیا بات ہے!

شیخِ کامل کے درشن کی کیا بات ہے!
پیر و مرشد کے دامن کی کیا بات ہے!

چاند تارے ہیں پلکیں بچھائے ہوئے
شیخ کے قلبِ روشن کی کیا بات ہے!

باخدا آ گیا زندگی کا مزہ
نفس وشیطاں سے اَن بَن کی کیا بات ہے!

میرے رہبر کا عزمِ سفر دیکھ کر
یہ صدا آئی رہزن کی، ”کیا بات ہے“

فہرست پر جائیں

مسئلے مشوروں سے سلجھ جائیں گے
شیخ ہیں جب، تو اُلجھن کی کیا بات ہے؟

رنگ ہی کچھ الگ ہے درِ شیخ کا
اور ”غرفہ[۱]“ کے آنگن کی کیا بات ہے!

یوں تو ”گلشن[۲]“ کا ہر پھول ہے منفرد
”شاہ فیروز میمن“ کی کیا بات ہے!

فیض مرشد کا ہے جب تری شاعری
اِس میں طائرؔ ترے فن کی کیا بات ہے؟

---

۱ حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خانقاہ ”غرفۃ السالکین“، گلستانِ جوہر، کراچی۔
۲ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ ”خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، کراچی۔

فہرست پر جائیں

دیکھتے رہ گئے

مہر بھی، ماہ بھی دیکھتے رہ گئے
کوہ بھی، کاہ بھی دیکھتے رہ گئے

ہمسفر ہی نہیں محوِ رہبر ہوئے
اُن کو گمراہ بھی دیکھتے رہ گئے

صاحبِ دل کو ایسی وجاہت ملی
صاحبِ جاہ بھی دیکھتے رہ گئے

ایسے دُرویش سے ہے مرا واسطہ
جن کو خود شاہ بھی دیکھتے رہ گئے

اپنے دربار کی خسروی بھول کر
اُن کی درگاہ بھی دیکھتے رہ گئے

فہرست پر جائیں

سونا سونا جہاں مرشدی کے بغیر

حضرت شیخ دامت برکاتہم اپنے برادرِ کبیر جناب سلیم میمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ۲۸ مارچ ۲۰۱۵ء کو دبئی تشریف لے گئے تھے۔ نامساعد حالات کے تحت واپسی میں تاخیر ہوتی رہی اور تقریباً ایک ماہ بعد حضرت شیخ دامت برکاتہم واپس کراچی تشریف لائے۔ یہ اشعار مرشدی دامت برکاتہم کی اِس طویل جدائی کے دوران موزوں ہوئے۔

سونا سونا جہاں، مرشدی کے بغیر
زندگی بے نشاں، مرشدی کے بغیر

بھیج دیجے خدا، باغبانِ چمن
چار سو ہے خزاں، مرشدی کے بغیر

دن اُدھر بڑھ گئے تو اِدھر بڑھ گئیں
دل کی بیتابیاں، مرشدی کے بغیر

فہرست پر جائیں

جان ہلکان ہے، دل پریشان ہے
اشک بھی ہیں رواں، مرشدی کے بغیر

میکدہ بھی یہاں، بادہ و رند بھی
پر وہ مستی کہاں، مرشدی کے بغیر

کتنے مغموم ہیں، کتنے دلگیر ہیں
سب ہی پیر و جواں، مرشدی کے بغیر

قربتِ یار ہے اور نہ دیدار ہے
ہائے محرومیاں، مرشدی کے بغیر

طائرانِ حزیں، سن لیں ممکن نہیں
راحتِ قلب و جاں، مرشدی کے بغیر

(۶/رجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۶/اپریل ۲۰۱۵ء)

فہرست پر جائیں

پیرِ کامل مِلا، رہنما مل گیا

اللہ ربّ العزت نے محض اپنے فضل وکرم سے ۲۰۰۸ء میں بغیر استحقاق وخوبی،
محبّی ومحبوبی پیارے مرشدی دامت برکاتہم کے دامن سے وابستہ فرمایا۔ الحمدللہ! ابتدائی دنوں
میں بھی جب کبھی اشعار موزوں ہوتے تو حضرت شیخ دامت برکاتہم کو لکھ کر دیا کرتا جنہیں پڑھ
کر حضرت شیخ دامت برکاتہم نے ہمیشہ ہی حوصلہ افزائی فرمائی ۔ زیرِ نظر کلام "مدحِ مرشد"
کے باب میں موزوں ہونے والا احقر کا پہلا کلام ہے۔

نفس و شیطان رہزن تھے، رہرو تھا میں، پیرِ کامل ملا رہنما مل گیا
میں بھٹکتا یونہی عمر بھر در بدر، ہاتھ تھاما ترا راستہ مل گیا

بادبانوں کی جانب نہیں اب نظر، فکرِ ساحل نہ طوفاں کی موجوں کا ڈر
جس کے دل میں ہے خود مالکِ بحر و بر، میری کشتی کو وہ ناخدا مل گیا

خاص ہے دوستو! اُن پہ رب کا کرم، صحبتِ شیخ سے جن کو مل جائے غم
دیکھنا اُن کے چومے گی منزل قدم، اہلِ دل کا جنہیں قافلہ مل گیا

فہرست پر جائیں

میکشو !عشق کی مئے یہاں عام ہے، معرفت کا سبھی کے لئے جام ہے
جس کا الفت، محبت ہی پیغام ہے، ایسا ساقی ہمیں باخدا مل گیا

دل فِگاری ملی، جاں نثاری ملی، آہ و زاری ملی، اشک باری ملی
شیخ سے اِک نظر کیا ہماری ملی، دل کی تاریکیوں کو دِیا مل گیا

تھی گناہوں میں ڈوبی ہوئی زندگی، ہر نفَس ، نفس وشیطان کی بندگی
قلب روشن ہوا چھَٹ گئی تیرگی، خوش نصیبی! کہ دامن ترا مل گیا

رُخ اگر زندگی کا بدل جائے گا، عشقِ مولا میں ہر عشق ڈھل جائے گا
غیر جب دل سے یکسر نکل جائے گا، پھر سمجھ لیجئے گا خدا مل گیا

(یکم جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۶ مئی ۲۰۰۹ء)

فہرست پر جائیں

داستانِ مرشد دامت برکاتہم

۱۹۹۱ء میں حضرت مرشدی دامت برکاتہم کی شیخ العرب والعجم مجدّدِ زمانہ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات ہوئی۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم کے فرزندِ ارجمند حضرت مفتی فرحان فیروز میمن صاحب دامت برکاتہم کی خواہش پر اللہ ربّ العزّت نے اِس ملاقات کے یادگار لمحات کو منظوم کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

دوستو! اِک عبدِ ناقص کی زباں
شیخِ کامل[۱] کی سنو تم داستاں

حضرت[۲] والاؔ اُنہیں کیسے ملے
قلب میں گل عشق کے کیسے کھلے

کون تھا جس کو بنا کر واسطہ
رب نے گلشن[۳] کا دِکھایا راستہ

---

۱ شیخ العلماء والصلحاء عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم
۲ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمّد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۳ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ ”خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، کراچی۔

فہرست پر جائیں

راہ میں کب عشق کا رہبر ملا
کب ملا ساقی، کہاں ساغر ملا

کھول کر مولا نے گرہیں بخت کی
کی عطا صحبت جنیدِ وقت کی

لطف وہ پایا اِک آہِ شیخ میں
وقف جاں کی خانقاہِ شیخ میں

تربیت بابا[1] رحمہ اللہ کی عالیشان تھی
شرک اور بدعت سے جاں انجان تھی

محسنِ اوّل بڑے ذیشان تھے
صاحبِ دل، حضرتِ سبحان[2] رحمہ اللہ تھے

روز و شب درسِ وفا دیتے رہے
دوستوں سے بس یہی کہتے رہے

پُرفتن ہے دور، رب کا نام لو
راہرو! رہبر کا دامن تھام لو

---

۱ حضرت شیخ دامت برکاتہم کے والد ماجد جناب **عبداللہ میمن** صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۲ شیخ الحدیث حضرت مفتی سبحان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست پر جائیں

قلب جس کا شیخ سے انجان ہے
شیخ پھر اُس کا فقط شیطان ہے

سن کے یہ پیغام سرگرداں ہوئے
اور تلاشِ شیخ میں کوشاں ہوئے

مرشدی رب سے دعا کرتے رہے
روز و شب یہ اِلتجا کرتے رہے

"باخدا" وہ کاش مل جائے خدا
وہ جسے دیکھیں تو یاد آئے خدا

جو نگاہِ ناز سے گھائل کرے
جو زباں کو ذکر پر مائل کرے

عشق کا طوفاں نہاں جس دل میں ہو
درد کا دریا رواں جس دل میں ہو

ابتدا میں ہر قدم رہزن ملے
دوستوں کے روپ میں دشمن ملے

فہرست پر جائیں

راستہ رب نے سجھایا ہر قدم
چالبازوں سے بچایا ہر قدم

اُن دِنوں اِک بھائی[۱] کی شادی ہوئی
جو کہ مرشد کے لئے ہادی ہوئی

کچھ کتابیں[۲] بھائی کو ہدیہ ملیں
قربِ منزل کا وہی رستہ بنیں

درد میں ڈوبی ہر اِک تحریر تھی
جذب کی ہر سطر میں تاثیر تھی

نور سے معمور سب صفحات تھے
حضرتِ والاؒ کے ملفوظات تھے

آشنا پڑھ کر حقیقت سے ہوئے
باخبر باطن کی حالت سے ہوئے

اُن کتب نے روح کو گرما دیا
"قطبِ دوراںؒ" تک اُنہیں پہنچا دیا

---

[۱] حضرت شیخ دامت برکاتہم کے برادرِ صغیر جناب ضمیر عبداللہ میمن صاحب

[۲] حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی پانچ کتابیں: ۱۔ استغفار کے ثمرات ۲۔ فضائلِ توبہ ۳۔ تعلق مع اللہ ۴۔ علاج الغضب ۵۔ علاج الکبر

فہرست پر جائیں

زیست کو اِک آئینہ سا مل گیا
قلبِ مضطر کو دِلاسہ مل گیا

آگئی وہ وصل کی پیاری گھڑی
جب کتب[۱] خانے پہ پہنچے مرشدی

جو مواعظ[۲] دیکھتے جاتے تھے وہ
لطف ہر الفاظ میں پاتے تھے وہ

ایک صاحب جو وہیں بیٹھا کیے
مرشدی کو دیکھ کر گویا ہوئے

صاحبِ تحریر سے ملنا ہے گر
جا رہے ہیں وہ، ذرا دیکھیں اُدھر

دوڑ کر گاڑی کی جانب وہ گئے
دیکھتے ہی بس اُنہی کے ہو گئے

چاند سا چہرہ تھا اُن کے سامنے
پھول سا مکھڑا تھا اُن کے سامنے

---

۱ کتب خانہ مظہری، بالمقابل خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، کراچی۔
۲ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

فہرست پر جائیں

کیا کہیں اِک نور کا ہالہ تھے وہ
در حقیقت حضرتِ والاؒ تھے وہ

مرشدی تو دید ہی میں گم رہے
حضرتِ والاؒ ہی خود گویا ہوئے

جا رہے ہیں ایک ''مسجد'' ہم ابھی
ہے اگر چلنا، چلو تم ساتھ ہی

یہ سنا تو سوچ میں وہ پڑ گئے
اور پھر گاڑی کی جانب بڑھ گئے

اور بھی گاڑی میں کچھ احباب تھے
سر جھکائے ذکر میں غرقاب تھے

جلد وہ سنسان بستی آ گئی
اور اِک مسجد[۱] پہ گاڑی جا رُکی

بعد مغرب، ذکر کی مجلس ہوئی
قلب کی جس میں عجب حالت رہی

---

[۱] نمازِ مغرب اور ذکر کی یہ مجلس سندھ بلوچ سوسائٹی، گلستانِ جوہر میں مسجد کے لئے وقف کی گئی زمین پر ہوئی جہاں بعد میں مسجدِ اشرف تعمیر ہوئی۔

فہرست پر جائیں

حکم حضرتؒ کا تھا آگے آیئے
میرؒ[1] صاحبؒ ! اب دعا کروایئے

پھر دعا پُرسوز جاری ہو گئی
کیفیت ہر دل پہ طاری ہو گئی

جب دعا وہ ختم کروانے لگے
حضرتِ والاؒ یہ فرمانے لگے

کیجیے اب میر صاحبؒ! یوں دعا
اے خدا! یہ بھی ہے تجھ سے التجا

پانیوں میں مچھلیوں پر فضل کر
اور بلوں میں چونٹیوں پر فضل کر

جنگلوں میں ہو درندوں پر کرم
کر فضاؤں میں پرندوں پر کرم

ہو عطا سب کے عزیزوں کو شفا
دل کے، گردوں کے مریضوں کو شفا

---

[1] خادمِ خاص وخلیفہ مجازِ بیعت حضرتِ والاؒ صدیقِ زمانہ قلندرِ وقت حضرت سید عشرت جمیل میرؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست پر جائیں

آنسوؤں سے بھر کے دامن آ گئے
اور سب جوہر[1] سے گلشن[2] آ گئے

شاہِ اخترؒ سے ملے کیا مرشدی
اُن کے قدموں میں نچھاور جان کی

حضرتِ والاؒ کے وہ پیارے بنے
راحتِ جاں، آنکھ کے تارے بنے

قطبِ دوراںؒ کی اُنہیں نسبت ملی
دردِ دل کی، عشق کی دولت ملی

رنگ دَر آیا بیاں میں شیخ سا
اور اثر پایا زباں میں شیخ سا

دیدِ اخترؒ سے رہا محروم جو
دیکھ لے آ کر وہ میرے شیخ کو

حضرتِ والاؒ کی وہ تصویر ہیں
سالکیں کے واسطے تنویر ہیں

---

[1] سندھ بلوچ سوسائٹی، گلستانِ جوہر، کراچی۔ [2] خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، کراچی۔

فہرست پر جائیں

طائرِ خستہ کی رب سے ہے دعا
قدردانی شیخ کی کر دے عطا

ہاتھ میں تا عمر اُن کا ہاتھ ہو
اور جنت میں بھی اُن کا ساتھ ہو

(۲۵ جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۰ فروری ۲۰۲۰ء)

پائی ہے جس چراغ نے اختر سے روشنی

کیوں دیکھ لوں پلٹ کے کسی چاند کی طرف
کیوں مستعار لوں کسی خاور سے روشنی

صد شکر ہوں اُسی کی ضیاؤں سے بہرہ ور
پائی ہے جس چراغ[۱] نے اختر[۲] سے روشنی

---

۱ شیخ العلماء والصلحاء عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

۲ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست پر جائیں

ملفوظ مرشدی کے مرے فن میں آ گئے

ہم تنگِ خار، پھول کے دامن میں آ گئے
دشت و دمن سے رونقِ گلشن میں آ گئے

رُت بارشوں کی اور نکھرتی چلی گئی
آنسو جو تیری یاد کے، ساون میں آ گئے

چھیڑا یہ ذکر آپ نے کس باغبان کا
مَن مَن کے پھول آج مرے مَن میں آ گئے

اے رشکِ ماہتاب! تری دید کے لئے
کتنے ہی چاند عرش سے آنگن میں آ گئے

فہرست پر جائیں

بچپن سے اہلِ دل کی معیّت خوشا نصیب
وہ بھی ہیں بامراد جو پچپن (۵۵) میں آ گئے

روباہ تھے جو نفس کے ہاتھوں، بفیضِ شیخ
بن بن کے شیرِ نر وہ سبھی رَن میں آ گئے

یونہی تو نہیں درد میں ڈوبا مرا سخن
ملفوظ مرشدی کے مرے فن میں آ گئے

صحبتِ مرشد

صحبتِ مرشد مبارک ہو تمہیں اے سالکو!
ہنس بن کر موتیاں چگنے کا موقع مل گیا

معصیّت کی جھاڑیاں جب دل سے خاکستر ہوئیں
عشق کے باغات کو اُگنے کا موقع مل گیا

فہرست پر جائیں

جب شیخ سفر پر جاتے ہیں

میرے مرشدی حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن دامت برکاتہم کے شیخ ثالث، لسانِ اختر، اخترِ ثانی، بنگلہ دیش کے جیّد شیخ الحدیث، حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم نے اپریل ۲۰۱۷ء میں عمرہ ادا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت شیخ اپنے محبوب مرشد کی معیّت میں ادائیگیِ عمرہ کی سعادت حاصل کرنے دیگر احباب کے ہمراہ کراچی سے حرمین شریفین روانہ ہوئے۔ یہ اشعار حضرت شیخ دامت برکاتہم کے اِس مبارک سفر کے دوران کراچی میں موزوں ہوئے۔

دن رات نہیں کٹ پاتے ہیں، جب شیخ سفر پر جاتے ہیں
لمحات برس بن جاتے ہیں، جب شیخ سفر پر جاتے ہیں

دل یاد اُنہی کو کرتا ہے، ہر آن یہ آہیں بھرتا ہے
ہم لاکھ اِسے بہلاتے ہیں، جب شیخ سفر پر جاتے ہیں

مسکان سجائے رکھتے ہیں، اشکوں کو چھپائے رکھتے ہیں
دِل تھام کے ''غرفہ'' آتے ہیں، جب شیخ سفر پر جاتے ہیں

فہرست پر جائیں

اب چاند بھی پُرغم دِکھتا ہے، سورج مدھم دِکھتا ہے
ہر سمت اندھیرے پاتے ہیں، جب شیخ سفر پر جاتے ہیں

یہ رنج و الم ہر دم مل کر اور ہجر کے غم پیہم مل کر
ہر بار قیامت ڈھاتے ہیں، جب شیخ سفر پر جاتے ہیں

شیطان نہ ہم کو بہکا دے اور نفس نہ رسوا کروا دے
واللہ بہت گھبراتے ہیں، جب شیخ سفر پر جاتے ہیں

یہ فضل ہے مولا کا طآئر، وہ تجھ کو "فراقِ مرشد" میں
اشعار عطا فرماتے ہیں، جب شیخ سفر پر جاتے ہیں

(۲۹/رجب ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۷/اپریل ۲۰۱۷ء)

فہرست پر جائیں

اب کہاں جائیں گے ہم

لذتیں جنت کی پا کر، اب کہاں جائیں گے ہم
آپ کے قدموں میں آ کر، اب کہاں جائیں گے ہم

کاٹ دیں یا مار ڈالیں، ”ہم نہیں ٹلنے کو اب“
دیکھ لیجے آزما کر، اب کہاں جائیں گے ہم

آپ کی شفقت نے، الفت نے ہمیں اے مرشدی!
رکھ دیا مجنوں بنا کر، اب کہاں جائیں گے ہم

ہم سے ناقص کی یہی دراصل ہے جائے پناہ
صحبتِ کامل میں آ کر، اب کہاں جائیں گے ہم

فہرست پر جائیں

خار ہیں، تھاما ہوا ہے دامنِ گل، باغباں
استقامت کی دعا کر، اب کہاں جائیں گے ہم

طائرانِ خوشنوا، رشکِ چمن سے جابجا
کہہ رہے ہیں گنگنا کر، اب کہاں جائیں گے ہم

اب تو یہ دل آپ ہی کا منتظر ہے، اے خدا
حسرتوں کا خوں بہا کر، اب کہاں جائیں گے ہم

شیخ کی نسبت کی نکہت، قربِ مرشد کی مہک
قلب میں طائر بسا کر، اب کہاں جائیں گے ہم

خار دیکھے، نظر گئی خود پر
پھول دیکھے تو آپ یاد آئے

فہرست پر جائیں

روشنی روشنی لگی مجھ کو

روشنی روشنی لگی مجھ کو
تیرگی تیرگی لگی مجھ کو

جب سے تھاما ہے دامنِ مرشد
زندگی زندگی لگی مجھ کو

باخدا ، باخدا کی صحبت میں
بے خودی بے خودی لگی مجھ کو

بند آنکھیں جو کھل گئیں دل کی
بندگی بندگی لگی مجھ کو

فہرست پر جائیں

رشکِ ماہِ تمام کے صدقے
چاندنی چاندنی لگی مجھ کو

جب سے اشعار سے مجاز گئے
شاعری شاعری لگی مجھ کو

نبض شیطاں کی شیخ کے آگے
ڈوبتی ڈوبتی لگی مجھ کو

اہلِ دل سے لگا کے دل طاؔئر
دل لگی دل لگی، لگی مجھ کو

فہرست پر جائیں

مرے رہنما ترا فیض ہے

کہاں میں کہاں رہِ اولیاء، مرے رہنما ترا فیض ہے
مری جستجو مرا حوصلہ، مرے رہنما ترا فیض ہے

یہی مشغلہ تھا قدم قدم، کہ پکارتا تھا صنم صنم
جو زباں پہ اب ہے خدا خدا، مرے رہنما ترا فیض ہے

مجھے رہزنوں کی خبر نہ تھی، کبھی گمرہی پہ نظر نہ تھی
ہوا منزلوں سے جو آشنا، مرے رہنما ترا فیض ہے

ہوئی ذکر سے جو زبان تر، جو کبھی بتوں سے بچی نظر
کہا قلب نے یہی برملا، مرے رہنما ترا فیض ہے

تھے نگاہ میں کئی راہبر، کئی کارواں تھے رواں مگر
مجھے مل گیا ترا قافلہ، مرے رہنما ترا فیض ہے

فہرست پر جائیں

چاند چھپ جا بدلیوں میں

۲۰۰۸ء میں حضرت شیخ دامت برکاتہم بیانات کے سلسلے میں اندرونِ سندھ تشریف لے گئے تھے۔ حضرت کے آبائی گاؤں ''ڈیپلو'' میں بھی حضرت شیخ دامت برکاتہم کے کچھ بیانات ہوئے اور بعد نمازِ عشاء حضرت والا نے ڈیپلو کے ریگستان میں مجلس فرمائی۔ چودھویں کی رات تھی۔ ایک طرف چاند پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا اور دوسری طرف رشکِ شمس وقمر جلوہ افروز تھے۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم کے رخِ روشن کے سامنے ماہِ کامل بھی ماند دِکھائی دے رہا تھا۔ یہ قطعہ ڈیپلو کی اُسی یادگار مجلس کا ترجمان ہے۔ الحمدللہ! یہ سفر حضرت شیخ دامت برکاتہم کی معیّت میں احقر کا پہلا سفر تھا۔

چاند! چھپ جا بدلیوں میں آج بے قیمت ہے تو
شیخ جب ہوں سامنے، تیری طرف دیکھے گا کون

رندِ عشقِ حق کی مئے اِک گھونٹ بھی پی لیں اگر
خود کہا یہ جام نے، میری طرف دیکھے گا کون

فہرست پر جائیں

میرے مرشد مری زندگانی

میرے مرشد مری زندگانی
میرے آقا مری شادمانی

قلب و جاں بھی فدا آپ پر ہیں
صرف مدحت نہیں یہ زبانی

آپ بِن زندگی ہے فسانہ
کیا حقیقت مری، کیا کہانی

آپ رشکِ بہارِ چمن ہیں
آپ کے دَم سے رُت ہے سہانی

فہرست پر جائیں

خار کو بھی گلے سے لگایا
باغباں آپ کی مہربانی

آپ ہی نے یہ گل کو سکھایا
دیکھ بلبل کا ہے عشق فانی

جس خدا نے تجھے حسن بخشا
کر فدا تو اُسی پر جوانی

اے شہا! آپ کے سامنے تو
کون سلطان، کیا حکمرانی

رُخ پہ انوار کا ہے وہ عالم
جیسے ساون میں برسے ہے پانی

صورتِ شیخ کامل کے آگے
ماند ہے چاند کی ضوفشانی

آپ پیروں میں پیر مغاں ہیں
نوجوانوں میں رشکِ جوانی

فہرست پر جائیں

آپ شیخ العرب[۱] والعجم رحمۃ اللہ علیہ کے
فکر و کردار کی ترجمانی

آپ ہیں جلوۂ شیخِ اوّل
شیخِ ثالث[۲] کے ہیں میرِ[۳] ثانی

فضل سے مل گئی ہم کو طاہر
شاہِ اختر رحمۃ اللہ علیہ کی پیاری نشانی

---

۱ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲ ترجمان اکابر شیخ الحدیث شیخ العلماء حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم

۳ صدیقِ زمانہ قلندرِ وقت حضرت سید عشرت جمیل میرؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست پر جائیں

صحبتِ شیخ سے پائے یہ اُجالے ہم نے

خود کہاں قلب اندھیروں سے نکالے ہم نے
صحبتِ شیخ سے پائے یہ اُجالے ہم نے

شیخ کی آنکھ سے آنکھوں کو ملے ہیں آنسو
شیخ کی آہ و فغاں سے لیے نالے ہم نے

خالقِ حسن نے خود ذات عطا کی اپنی
قلب سے بت جو حسینوں کے نکالے ہم نے

اے خدا، آپ کے غم سے ہی خوشی میں بدلے
وہ سبھی غم، وہ سبھی روگ، جو پالے ہم نے

کیوں نہ منسوب ہوں اُن ہی سے ہماری نظمیں
جن کے ملفوظ ہی اشعار میں ڈھالے ہم نے

نفس و شیطان کے اوسان خطا ہیں طآئر
کر دیئے قلب جو مرشد کے حوالے ہم نے

فہرست پر جائیں

دیدارِ مرشد

حضرت شیخ دامت برکاتہم نے تقریباً ایک ہفتہ کی علالت کے بعد ۲۲ فروری ۲۰۱۸ء، بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء کچھ دیر "مسجدِ اختر" میں مختصر مجلس فرمائی اور بعد مجلس کچھ وقت کے لئے خانقاہ "غرفۃ السالکین" میں آرام فرمایا۔ یہ اشعار اُن ہی خوبصورت لمحات کے عکاس ہیں۔

کیسی پُرکیف وہ ساعتیں تھیں
کیسے لمحات تھے وہ سنہرے

آئے محفل میں جب "شیخِ کامل"
کِھل اُٹھے سب مریدوں کے چہرے

چھٹ گئے غم کے یکدم ہی بادل
دِن بدن ہو رہے تھے جو گھرے

فہرست پر جائیں

کیا کہوں کیا عجب رونقیں تھیں
جب وہ ''غرفہ'' میں کچھ دیر ٹھہرے

روز جلوہ دِکھا اُن کا یارب
سب ہٹا دے مرض کے یہ پہرے

(۶ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳ فروری ۲۰۱۸ء)

شیخ کی صحت

کیا ضیا شمس و قمر میں، کیا ستاروں کی چمک
دیکھنا مرشد کو ہر تابندگی سے بڑھ کے ہے

آپ ہیں شافی، شفا مرشد کو دے دیجے خدا
شیخ کی صحت ہماری زندگی سے بڑھ کے ہے

(۲۸ ذیقعدہ ۱۴۴۲ھ مطابق ۹ جولائی ۲۰۲۱ء)

فہرست پر جائیں

لاہور سفر کے شام و سحر

حضرت شیخ دامت برکاتہم نے اکتوبر ۲۰۱۷ء میں پنجاب کا دینی سفر فرمایا جس کا پہلا روح پرور بیان ۲۷/ اکتوبر کو بعد نمازِ عصر جامعہ اشرفیہ لاہور میں حکیم الامّت مجدّدِ ملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی نوره اللہ مرقدہٗ کی قائم کردہ مجلس صیانۃ المسلمین کے سالانہ جلسے میں ہوا۔
بیانات کا یہ سلسلہ لاہور سے شروع ہو کر فیصل آباد، منڈی بہاؤالدین، قصور اور پسرور تک پھیل گیا۔ یہ اشعار اِس عظیم الشان سفر کے تناظر میں ہوئے۔

''لاہور سفر'' کے شام و سحر، انوار میں ڈوبے رہتے تھے
اور عاشق، عشقِ مولا کی تکرار میں ڈوبے رہتے تھے

دن رات جہاں پر مرشد کی، پُرنور مجالس سجتی تھیں
دن رات وہاں پر قلب و جگر انوار میں ڈوبے رہتے تھے

نظروں سے پلا دے کب ساقی، کچھ پیاس نہ رہ جائے باقی
یہ سوچ کے میکش ساقی کے دیدار میں ڈوبے رہتے تھے

فہرست پر جائیں

جو ''عشقِ خدا'' کی لذت سے سرشار ہوئے، وہ دل بولے
ہم ''عشقِ بتاں'' میں کیوں اب تک، بیکار میں ڈوبے رہتے تھے

سرسبز ہوئی وہ ہر ڈالی، مالی نے نظر جس پر ڈالی
گلزار ہوئے وہ ویرانے، جو خار میں ڈوبے رہتے تھے

ہیں آج بفیضِ پیرِ ہدیٰ، وہ ''حسنِ ازل'' کے مدح سرا
جو کل تک ''حسنِ لیلیٰ'' کے اشعار میں ڈوبے رہتے تھے

مرشد سے ملے تو یہ جانا، تھے اپنی خبر سے بیگانہ
اور فکر میں دنیا کی طآئرؔ، اخبار میں ڈوبے رہتے تھے

فہرست پر جائیں

خالقِ دل کی بات کرتے ہیں

لطفِ ساحل کی بات کرتے ہیں
قربِ منزل کی بات کرتے ہیں

ماہِ کامل کے تذکرے چھوڑو
شیخِ کامل کی بات کرتے ہیں

کوئی محفل ہو اہلِ دل، طآئرؔ
خالقِ دل کی بات کرتے ہیں

(۹/صفر ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۹/اکتوبر ۲۰۱۸ء)

فہرست پر جائیں

آپ رشکِ گلاب ہیں مرشد

خار سے ہم خراب ہیں مرشد
آپ رشکِ گلاب ہیں مرشد

پھول کیسے ہم آپ کو کہہ دیں
پھول تو بے حساب ہیں، مرشد

جس کا ہر باب، بابِ الفت ہے
عشق کی وہ کتاب ہیں مرشد

آپ رہبر حقیقتوں کے، شہا
ہم سراپا سراب ہیں، مرشد

فہرست پر جائیں

روز تکتے ہیں آپ کا چہرہ
وہ جو خود آفتاب ہیں، مرشد

آپ کی صحبتوں کے صدقے ہی
کتنے کرگس ''عقاب'' ہیں، مرشد

ناز اُٹھاتے ہیں آپ کے وہ بھی
وقت کے جو ''نواب'' ہیں، مرشد

خود میں اپنی نگاہ پر واری
واہ! کیا انتخاب ہیں مرشد

فہرست پر جائیں

مرے اشعار تو
مرشد کے ارشادات ہوتے ہیں

نہ میری سوچ ہوتے ہیں، نہ میری بات ہوتے ہیں
مرے اشعار تو مرشد کے ارشادات ہوتے ہیں

سدا یکساں نہیں رہتی، مرے اشعار کی آمد
کبھی یکسر نہیں ہوتے، کبھی دن رات ہوتے ہیں

''خوشی'' ہوتی ہے پوشیدہ، اِنہی میں دو جہانوں کی
یہ ''غم'' راہِ محبت کی عجب سوغات ہوتے ہیں

جو اُٹھ جائیں تو رب اُن کی دعائیں رَد نہیں کرتا
کئی مقبول بندوں کے کچھ ایسے ہاتھ ہوتے ہیں

فہرست پر جائیں

”زباں خاموش رہتی ہے مگر دل روتا رہتا ہے“
کبھی عشاق کو درپیش وہ حالات ہوتے ہیں

ہمیں اپنے گناہوں کی نحوست ہی ستاتی ہے
نہ کرتا ہے کوئی جادو، نہ وہ جنات ہوتے ہیں

اچانک دیکھ کر مرشد مجھے جب مسکراتے ہیں
وہ میری زندگانی کے حسیں لمحات ہوتے ہیں

بمثلِ تائبؔ و مجذوبؔ و منصورؔ و آثرؔ، طائرؔ
تری نظموں میں بھی مرشد کے ملفوظات ہوتے ہیں

فہرست پر جائیں

ملفوظاتِ مرشد دامت برکاتہم

کس نے کہا جہاں میں کمانا خراب ہے
دنیا سے مگر دل کا لگانا خراب ہے

دل میں برے خیال کا آنا برا نہیں
دل میں برے خیال پکانا خراب ہے

بے پردہ حسینوں سے نظر خود بچایئے
شکوہ نہ کیجیے، کہ زمانہ خراب ہے

عشقِ خدا میں خوب ہے آنکھوں کا برسنا
عشقِ بتاں میں اشک بہانا خراب ہے

فہرست پر جائیں

"پاگل کی طرح پھرتے ہیں عشاقِ مجازی"
کیسا حرام عشق میں خانہ خراب ہے

ہوں معصیت سے پاک مجالس تو دوستو!
ہنسنا خراب ہے نہ ہنسانا خراب ہے

طائرؔ، خدا کی مان کے عقبیٰ سنوار لے
ورنہ تو آخرت میں ٹھکانہ خراب ہے

جو نفس باز نہ آئے اکڑ دِکھانے سے

جو نفس باز نہ آئے اکڑ دِکھانے سے
پھر اُس کا ''ڈینٹ'' نکلتا ہے ڈانٹ کھانے سے

دُکھا نہ دل تو کبھی اولیاء کا اے ناداں
کہ روٹھ جاتا ہے رب اُن کے روٹھ جانے سے

دبا کے پَیر دعا ''پیر جی'' کی لو لیکن
خدا ملے گا تمہیں ''نفس'' کو دبانے سے

خوشا نصیب مسیحا سے دوستی یارو!
مگر شفا نہ ملے گی مرض چھپانے سے

پڑی جو شیخ پہ پہلی نظر، تو دل بولا
تری تلاش تھی ''مرشد'' مجھے زمانے سے

فہرست پر جائیں

پھر اُس کا روٹھنا کیونکر نہ موت ہو میری
ملی حیات مجھے جس کے مسکرانے سے

جہاں سے تائبؔ و منصوؔر کو ملا طائر
سخن مجھے بھی عطا ہو اُسی خزانے سے

محبت لے کے آیا ہوں

”ترے محبوب ﷺ کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں“
”حقیقت اِس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں“

ترا فیروز[1] میں جس کی مجالس روز سنتا تھا
اُسی فیروز میمن کی محبت لے کے آیا ہوں

اگرچہ نیکیوں سے ہوں تہی دامن مگر مولا
میں اپنے قلب میں امیدِ رحمت لے کے آیا ہوں

[1] شیخ العلماء والصلحاء عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

فہرست پر جائیں

تری مجلس میں

جو گئے حسن کے بیمار تری مجلس میں
ہو گئے حق کے پرستار تری مجلس میں

دیکھتے ہیں جسے حسرت سے سلاطیں سارے
روز سجتا ہے وہ دربار تری مجلس میں

کیوں کہیں ہم نہ تجھے ثانیِ اخترؒ[1] مرشد
وہی ”گلشن[2]“ سے ہیں انوار تری مجلس میں

عمر بھر اُس کو گناہوں پہ کھٹک رہتی ہے
وہ جو آ جاتا ہے اِک بار تری مجلس میں

آج کچھ خاص نگاہوں سے پلا دے ساقی
رِند بیٹھے ہیں طلبگار تری مجلس میں

۱؎ شیخ العلماءوالصلحاءعارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم
۲؎ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ ”خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال۔

فہرست پر جائیں

تیر پر تیر برستے ہیں یہاں شیطاں پر
نفس پہ چلتی ہے تلوار تری مجلس میں

وہ جنھیں ناز تھا خود شعلہ بیانی پہ کبھی
گنگ ہیں، صاحبِ گفتار تری مجلس میں

اِن گنہگار نگاہوں نے بھی اکثر دیکھے
جابجا جذب کے آثار تری مجلس میں

طعنہ زن جن کے چلن پر تھا زمانہ کل تک
وہ ہوئے صاحبِ کردار، تری مجلس میں

روح ہوتی ہے شفایاب تری صحبت سے
نفس ہو جاتا ہے بیمار تری مجلس میں

صرف دو چار نہیں، قلب ہزاروں طائر
درد سے ہو گئے دوچار تری مجلس میں

تیرگی میں غرق تھے

تیرگی میں غرق تھے تابندگی سے دور تھے
بند چشمِ قلب تھی اور بندگی سے دور تھے

شیخ کے قدموں میں پائی درحقیقت زندگی
ورنہ زندہ تھے مگر ہم زندگی سے دور تھے

کاش جنت میں پہنچ کر یوں کریں ہم تذکرہ
شکر رب کا، حشر میں شرمندگی سے دور تھے

قلب و جاں کو تزکیہ مرشد کی صحبت سے ملا
کس طرح طائرؔ کہیں ہم گندگی سے دور تھے

فہرست پر جائیں

مسکرا دیجے مرشد

ایک بے اصولی پر حضرت شیخ دامت برکاتہم نے احقر کو قبل از نمازِ عشاء ”غرفۃ السالکین“ میں خوب ڈانٹا، اپنی نالائقی پر انتہائی پشیمانی ہوئی۔ رنج و غم کی اِسی کیفیت میں کچھ اشعار ہوئے جو حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خدمت میں دوسرے روز پیش کیے تو حضرت شیخ اشعار پڑھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ ”میں تو آپ سے بالکل ناراض نہیں ہوں، اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ اشعار لکھوانے تھے اس لئے آپ کے دل میں یہ بات آئی“۔

بجھے قلب کو پھر ضیا دیجے مرشد
معافی کا مژدہ سنا دیجے مرشد

گلستانِ دل کو کِھلا دیجے مرشد
مجھے دیکھ کر مسکرا دیجے مرشد

غلام آپ کا آپ کے سامنے ہے
سو رکھیے یا گردن اُڑا دیجے مرشد

فہرست پر جائیں

نہ سرزد ہو نالائقی پھر دوبارہ
ہنر لائقی کے سکھا دیجے مرشد

توجہ! توجہ! خدارا توجہ!
تغافل کی یوں مت سزا دیجے مرشد

ہٹوں گا نہ اب شاہراہِ اولیاء سے
ہے یہ عہد میرا، دعا دیجے مرشد

(۱۵/ ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۷/ اگست ۲۰۱۸ء)

راہِ محبت

وہ راہ جس پہ چلایا ہے مجھے رہبر نے
میں نے وہ ''راہِ محبت'' ہی دِکھائی ہے تمہیں

مری باتوں میں کوئی بات نہیں ہے میری
بات مرشد سے سنی جو، وہ سنائی ہے تمہیں

فہرست پر جائیں

در یادِ رفتگان

ہرا بھرا ہر شجر جہاں پر، ہر ایک گل معتبر جہاں پر
نہیں خزاں کا گزر جہاں پر، وہ باغ ایسا لگا گیا ہے

فہرست پر جائیں

وہ مسکراتا چلا گیا ہے

۲۳ رجب ۱۴۳۴ھ مطابق ۲ جون ۲۰۱۳ء بروز پیر بعد نمازِ مغرب،
رومیٔ ثانی، تبریزِ دوراں، مجدّدِ زمانہ، شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقریباً ۸۵ برس کی عمر مبارک میں اس دارِ فانی سے عالمِ بقا کی طرف کوچ فرما گئے۔ یہ اشعار حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر کہے۔

جو عہد رب سے کیا تھا اُس نے، وہ عہد اپنا نبھا گیا ہے
ہم اُس کی فرقت میں رو رہے ہیں، وہ مسکراتا چلا گیا ہے

ہے میکشو میکدہ سلامت، سبو سلامت، نشہ سلامت
مگر کہاں وہ مئے محبت، جو وہ نظر سے پلا گیا ہے

کہاں تلک نفس سے لڑو گے، چلو گے تنہا تو گِر پڑو گے
اُن ہی کے دامن کو تھام رکھنا، جنہیں وہ چلنا سکھا گیا ہے

فہرست پر جائیں

ہرا بھرا ہر شجر جہاں پر، ہر ایک گل معتبر جہاں پر
نہیں خزاں کا گزر جہاں پر، وہ باغ ایسا لگا گیا ہے

رہا جو محرومِ دیدِ اختؒر تو میرے مرشد[1] سے آ ملے وہ
وہ اپنی صحبت سے میرے مرشد کو اپنے جیسا بنا گیا ہے

چراغِ اختؒر کی روشنی تو کبھی بھی مدھم نہ ہو گی طآئرؔ
وہ خود بظاہر تو بجھ گیا ہے، ہزار شمعیں جلا گیا ہے

(۱۳/شعبان ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۳/جون ۲۰۱۳ء)

---

[1] حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز بیعت حضرت شاہ **فیروز عبداللہ میمن** صاحب دامت برکاتہم

فہرست پر جائیں

فراقِ قلندرِ وقت رحمۃ اللہ علیہ

۱۳ رجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲مئی 2015ء بروز ہفتہ،
حضرت والاؒ کے خادمِ خاص وخلیفہ مجازِ بیعت،صدیقِ زمانہ،قلندرِ وقت،
سیّدعشرت جمیل میؔر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہزاروں رفقاء کوداغِ مفارقت دے کرخالقِ حقیقی
سے جا ملے۔یہ اشعار حضرت شیخ دامت برکاتہم کی جانب سے حضرت میؔر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی یاد میں ہوئے۔

سونا سونا جہاں، مرشدی کے بغیر
زندگی بے نشاں، مرشدی کے بغیر

صبر دے دیجئے خالقِ دوجہاں
ورنہ جینا کہاں، مرشدی کے بغیر

باغباں کیا گئے، پھول مرجھا گئے
چار سو ہے خزاں مرشدی کے بغیر

فہرست پر جائیں

جان ہلکان ہے، دل پریشان ہے
اشک بھی ہیں رواں مرشدی کے بغیر

شیخِ اوّل[۱] گئے، شیخِ ثانی[۲] گئے
رہ گئے ہم یہاں، مرشدی کے بغیر

کتنے مغموم ہیں، کتنے دلگیر ہیں
سب ہی پیر و جواں مرشدی کے بغیر

میکدہ بھی یہاں، بادہ و رند بھی
پر وہ مستی کہاں مرشدی کے بغیر

صحبتِ یار ہے اب نہ دیدار ہے
ہائے محرومیاں مرشدی کے بغیر

طائرانِ حزیں سن لیں ممکن نہیں
رونقِ گلستاں مرشدی کے بغیر

(۲۵ شعبان ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۴ مئی ۲۰۱۵ء)

---

[۱] شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

[۲] صدیقِ زمانہ قلندرِ وقت حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست پر جائیں

گئے بھی سُرخرو ہو کر

حضرت شیخ دامت برکاتہم کے برادرِ کبیر جناب سلیم میمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ مارچ ۲۰۱۵ء کو دبئی کی ایک مسجد میں نمازِ عصر کی چوتھی رکعت ادا کرتے ہوئے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ یہ اشعار اُن کے سانحہ ارتحال پر موزوں ہوئے۔

رہے دلشاد دنیا میں، گئے بھی سرخرو ہو کر
نمازِ عصر پڑھتے، باجماعت، باوضو ہو کر

تمنا تھی رہے تا حشر، چہرے پر سجی ڈاڑھی
مِلوں اے کاش! آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین و خوبرو ہو کر

رضائے رب سے راضی ہیں مگر تیری جدائی سے
اُمڈ آتے ہیں اکثر آنکھ سے آنسو لہو ہو کر

ہمیں مولا کی رحمت سے یہی امید ہے طائرؔ
گئے ہوں گے وہ جنت کی طرف لَا تَقْنَطُوا ہو کر

(۲۴/ رجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۴/ اپریل ۲۰۱۵ء)

فہرست پر جائیں

یہ کس کا جنازہ اٹھا دوش پر ہے

حضرت مفتی ارشاد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ، شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اجلِّ خلفاء میں سے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کئی برس سے جامعہ اشرف المدارس کے ناظم تعلیمات رہنے کے ساتھ ساتھ مسجدِ اشرف، گلستانِ جوہر میں امامت وخطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے تھے۔طویل علالت کے بعد ۱۵/نومبر ۲۰۱۹ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

یہ اشعار اُن کے وصال پر موزوں ہوئے۔

ہر اِک قلب مغموم، ہر چشم تر ہے
یہ کس کا جنازہ اُٹھا دوش پر ہے

گلوں پر ہیں افسردگی کی گھٹائیں
گِھری آج تاریکیوں میں سحر ہے

بہاروں نے بھی اوڑھ لی رُت خزاں کی
”گلستان“ ویراں ہوا اِس قدر ہے

فہرست پر جائیں

دُکھی "مدرسے" کی ہیں سب درسگاہیں
حزیں بام و دَر، غمزدہ رہگزر ہے

بلاتے ہیں مسجد کے محراب و منبر
کہاں ہے امام اور وہ واعظ کدھر ہے

جو بلبل چہکتا تھا "گلشن[۱]" میں اکثر
اُسے ڈھونڈتی چار سو اب نظر ہے

اے "ارشاد اعظمؒ" ترے بن یہ عالَم
اُداسی میں ڈوبا ہوا اِک نگر ہے

(۲۰/ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۸/ نومبر ۲۰۱۹ء)

---

[۱] خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال، کراچی۔

فہرست پر جائیں

کبھی تو صبح کبھی شام یاد آئے گا

۲/رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۶/ اپریل ۲۰۲۰ء بروز اتوار،
میرے رفیق اور بچپن کے دوست، خوشی و غم کے ساتھی، ہر دلعزیز کامران مرزا اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو سوگوار چھوڑ کر خالقِ حقیقی سے جا ملے۔
یہ اشعار اُن کی یاد میں موزوں ہوئے۔

مسرتیں ہوں کہ آلام، یاد آئے گا
کبھی تو صبح، کبھی شام یاد آئے گا

قدم قدم تری محسوس اب کمی ہو گی
رہِ حیات میں ہر گام یاد آئے گا

نظر تلاش کرے گی اے غمگسار تجھے
پڑے گا جب بھی کوئی کام یاد آئے گا

فہرست پر جائیں

ترا خیال ستائے گا بارشوں میں ہمیں
تو سردیوں میں سرِ شام یاد آئے گا

چھڑے گا ذکر جو ''بے لوث'' دوستی کا کبھی
اے ''کامران'' ترا نام یاد آئے گا

سجے گی جب بھی یہاں، بزمِ دوستاں طاؔئر
وہ خوش ادا، وہ خوش کلام یاد آئے گا

(۱۵/ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ مطابق ۹/مئی ۲۰۲۰ء)

فہرست پر جائیں

ایک عالَم سوگ کی تصویر ہے

حضرت مولانا عبدالرحمٰن فریدؔ ندوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۶/ مارچ ۲۰۲۱ء کو انڈیا میں ایک ٹریفک حادثہ میں انتقال فرما گئے۔ وہ ایک باعمل اور متقی عالم ہونے کے ساتھ ساتھ قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ کئی برس قبل قطر میں حضرت شیخ دامت برکاتہم کے ہاتھ پر داخلِ سلسلہ ہوئے۔ وہ حضرت شیخ دامت برکاتہم کے محبوب خلفاء میں سے تھے۔ انہوں نے "مدحِ مرشد" میں بھی کافی اشعار کہے جنہیں کئی مرتبہ حضرت شیخ کی مجالس میں پڑھا گیا۔ شاعری کے توسط سے بندے کا مولانا فرید ندوی ؒ سے بذریعہ ٹیلی فون دو تین مرتبہ ہی رابطہ ہو سکا۔ یہ اشعار اُن کی رحلت کی خبر سن اُسی دِن موزوں ہوئے۔

ایک عالِم کے جدا ہونے سے آج
ایک عالَم سوگ کی تصویر ہے

چار جانب ہے اداسی کا سماں
"حادثہ" گرچہ بہر تقدیر ہے

فہرست پر جائیں

تیری رحلت کی خبر سن کر ”فرید“
شیخ[۱] تیرا کس قدر دلگیر ہے

باخدا تیری جدائی کا الم
قلب میں پیوست مثلِ تیر ہے

”مدحِ مرشد“ کے سبھی اشعار میں
شعر اِک تیرا یہ عالمگیر ہے

”سارے اللہ والے میرے سر کے تاج“
”لیکن اپنا پیر، اپنا پیر ہے“

جانے کب آجائے پیغامِ اجل
فکر اب طآئر کو دامن گیر ہے

(یکم شعبان ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶/ مارچ ۲۰۲۱ء)

---

[۱] شیخ العلمأ والصلحأ عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

فہرست پر جائیں

گلدستۂ معرفت

پائے گا جو زباں پہ ترے نام کا مزہ
بھائے گا پھر اُسے نہ کسی جام کا مزہ

فہرست پر جائیں

رمضان کے بابرکت لمحے

رمضان کے بابرکت لمحے، برباد کیئے بازاروں میں
افسوس! بہاریں پا کر بھی، دن رات رہے ہم خاروں میں

افطار و سحر کی ساعت میں، جو پھول چنے تھے رحمت کے
وہ پھونک دیئے خود ہی ہم نے، بدنظری کے انگاروں میں

کچھ دیر تلاوت کا کرنا، اِک بوجھ لگا دل پر لیکن
گھنٹوں دیکھا ٹی وی ہم نے، گھنٹوں بیٹھے ہم یاروں میں

جو بھی ہے روزہ خور یہاں اور نظروں کا ہے چور یہاں
کر کے توبہ فی الفور یہاں، ہو جائے رب کے پیاروں میں

فہرست پر جائیں

وہ آخری عشرے کی راتیں شاپنگ میں گئیں، میچنگ میں گئیں
دنیا تو عبادت میں گم تھی، ہم گم تھے کنگن ہاروں میں

یہ عفو ہے مولا کا ورنہ، دنیا کے سلاطیں گر ہوتے
تو ہم کو نافرمانی پر، چنوا دیتے دیواروں میں

دن رات دعا ہے یہ رب سے، اِس خاص مہینے کے صدقے
ہم کو بھی شامل فرما لے، تو اپنے نیکوکاروں میں

ماہِ رمضان میں

خاص ہیں ساعتیں، ماہِ رمضان میں
عام ہیں رحمتیں، ماہِ رمضان میں

چھوڑ دو غفلتیں، ماہِ رمضان میں
لوٹ لو برکتیں، ماہِ رمضان میں

کب تلک دوستو! رب سے دوری رہے
مانگ لو قربتیں، ماہِ رمضان میں

رب نے آراستہ کیں تمہارے لیے
مومنو! جنتیں، ماہِ رمضان میں

مچھلیاں بھی دعاؤں میں مشغول ہیں
کیا ملیں عظمتیں، ماہِ رمضان میں

فہرست پر جائیں

قید شیطان کو اِس لئے بھی کیا
صرف ہوں طاعتیں، ماہِ رمضان میں

چار سو فیصلے مغفرت کے ہوئے
جاگ اُٹھیں قسمتیں، ماہِ رمضان میں

فرش والوں کے اعمال کی عرش پر
بڑھ گئیں قیمتیں، ماہِ رمضان میں

اجر روزے کا ضائع نہ کر دیں کہیں
ہائے یہ غیبتیں، ماہِ رمضان میں

کیں جو مخلوط افطار کی دعوتیں
مول لیں لعنتیں، ماہِ رمضان میں

بت رسومات کے خود ہی گر جائیں گے
سیکھ لو سنتیں، ماہِ رمضان میں

کیسے طاؔئر کریں ہم، سخن میں بیاں
ذکر کی لذّتیں، ماہِ رمضان میں

فہرست پر جائیں

کہا! دنیا میں جنت مل گئی ہے

درج ذیل منظوم مکالمہ اُن دو، دوستوں کے درمیان ہوا جن میں سے ایک کا تعلق کسی اللہ والے سے ہو گیا اور اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اُس کو دین کی سمجھ عطا فرما دی جبکہ دوسرا دوست اپنی من مانی زندگی گزار رہا تھا۔ مکالمہ ملاحظہ فرمائیں۔

کہا! خوش آپ ہیں دن رات کیسے؟
کہا! ''دنیا میں جنت'' مل گئی ہے

کہا! دنیا میں جنت !!! کیا معانی ؟
کہا! ''مرشد کی صحبت'' مل گئی ہے

کہا! مرشد کی صحبت سے ملا کیا ؟
کہا! ''رب کی محبت'' مل گئی ہے

فہرست پر جائیں

کہا! رب کی محبت کی علامت ؟
کہا! ''آقا ﷺ کی طاعت'' مل گئی ہے

کہا! آقا ﷺ کی طاعت کیسے سمجھوں ؟
کہا! ''سنت سے رغبت'' مل گئی ہے

کہا! سنت سے رغبت کا نتیجہ ؟
کہا! ''دنیا میں جنت'' مل گئی ہے

یہ باتیں سن کر اُس دوست کو اپنی بے راہروی کا احساس ہوا اور پھر گفتگو کچھ یوں ہوئی ....

کہا! ''غم'' ہے کہ غفلت میں پڑا تھا
کہا! ''خوش'' ہو ہدایت مل گئی ہے

کہا! اب تک رہا محروم طائر
کہا! اب تو ''نصیحت'' مل گئی ہے

(۲۱ ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۶ جولائی ۲۰۱۸ء)

فہرست پر جائیں

سکوں ڈھونڈ رہے ہیں

شیطان کی بانہوں میں سکوں ڈھونڈ رہے ہیں
ہم لوگ گناہوں میں سکوں ڈھونڈ رہے ہیں

مولا کی اِطاعت سے نظر اپنی ہٹا کر
لیلیٰ کی نگاہوں میں سکوں ڈھونڈ رہے ہیں

توحید کے رستے میں ہے تسکینِ دل و جاں
کیوں شرک کی راہوں میں سکوں ڈھونڈ رہے ہیں

کہتے ہیں سلاطیں بھی، ہمیں چَین دِلا دو
ہم ہو کے بھی شاہوں میں، سکوں ڈھونڈ رہے ہیں

پا جائیں گے اِک روز وہ انوارِ سکینہ
جو ذکر میں، آہوں میں سکوں ڈھونڈ رہے ہیں

(۶/ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۵/نومبر ۲۰۱۸ء)

فہرست پر جائیں

مری رحمت بلاتی ہے

گنہگارو! نہ گھبراؤ، مری رحمت بلاتی ہے
مری جانب چلے آؤ، مری رحمت بلاتی ہے

جو دلدل میں گناہوں کی، پھنسے مایوس بیٹھے ہیں
اُنھیں پیغام پہنچاؤ، مری رحمت بلاتی ہے

مرے ہو تم، مرے ہی تم رہو گے، گرچہ دامن میں
خطائیں لاکھ بھر لاؤ، مری رحمت بلاتی ہے

جو دھو دیتے ہیں داغِ دامنِ عصیاں، وہ دو آنسو
مرے در پر بہا جاؤ، مری رحمت بلاتی ہے

فہرست پر جائیں

ارے ناداں مرے ہوتے ہوئے مایوسیاں کیسی؟
چلے آؤ نہ شرماؤ، مری رحمت بلاتی ہے

مرے بندو! سنبھل کر تم، معاصی سے نکل کر تم
معافی کا مزہ پاؤ، مری رحمت بلاتی ہے

جھکاؤ گے جبیں غیروں کے در پر کب تلک طائرؔ
مری چوکھٹ پہ آجاؤ، مری رحمت بلاتی ہے

(۶/ جمادی الاوّل ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۵/ جنوری ۲۰۱۹ء)

فہرست پر جائیں

دیر کتنی لگتی ہے

عادتیں بدلنے میں دیر کتنی لگتی ہے
سنتوں پہ چلنے میں دیر کتنی لگتی ہے

جاگتے ہی لے لیجے، اجر سو شہیدوں کا
اُٹھ کے آنکھیں ملنے میں دیر کتنی لگتی ہے

بعد از دعا رکھیے، بائیں پیر کو باہر
گھر سے یوں نکلنے میں دیر کتنی لگتی ہے

جب حسین آ جائیں، سامنے اچانک تو
راستہ بدلنے میں دیر کتنی لگتی ہے

فہرست پر جائیں

لاکھ وسوسے اُبھریں، اِلتفات مت کرنا
وسوسوں کے ڈھلنے میں دیر کتنی لگتی ہے

جو قریب ہو جائے آتشِ محبت کے
اُس دیے کو جلنے میں دیر کتنی لگتی ہے

غیبتیں جو چھڑ جائیں، دوستوں کی محفل میں
بات کو بدلنے میں دیر کتنی لگتی ہے

عزم ہو مصمّم تو، نفس کی بُری خواہش
دفعتاً کچلنے میں دیر کتنی لگتی ہے

دیکھ مت حقارت سے اِن گناہ گاروں کو
سوچ، دِل بدلنے میں دیر کتنی لگی ہے

یونہی نفس سے اپنے، بدگماں نہیں طآئر
نفس کو مچلنے میں دیر کتنی لگتی ہے

فہرست پر جائیں

فجر پڑھ لیجے

اٹھیں! کہ فرض یہ ہم پر ہے، فجر پڑھ لیجے
نماز نیند سے بہتر ہے، فجر پڑھ لیجے

تھکن ہے، نیند ہے، بستر ہے، فجر پڑھ لیجے
یہی تو شانِ قلندر ہے، فجر پڑھ لیجے

وہی ہے "رزق کی برکت" چھپی ہوئی اِس میں
جو ڈھونڈی آپ نے دن بھر ہے، فجر پڑھ لیجے

ادا ہیں چار نمازیں تو روز مسجد میں
قضا یہ فجر ہی اکثر ہے، فجر پڑھ لیجے

فہرست پر جائیں

کہیں گے کیا، جو نمازوں کا کل سوال ہوا
جو خوفِ پیشیِٔ محشر ہے، فجر پڑھ لیجے

نمازِ فجر جو بھاری منافقوں پر تھی
وہ ترک آج تو گھر گھر ہے، فجر پڑھ لیجے

اور ہی کچھ ہے

مانا کہ عبادت کا مزہ اور ہی کچھ ہے
اذکار و تلاوت کا مزہ اور ہی کچھ ہے

لیکن یہ مرے قلبِ شکستہ کی ہے صدا
"نظروں کی حفاظت کا مزہ اور ہی کچھ ہے"

فہرست پر جائیں

سنت سے وہ دوری کا نتیجہ ہے کہ توبہ

سنت سے وہ دوری کا نتیجہ ہے کہ توبہ
ذہنوں پہ رسومات کا غلبہ ہے کہ توبہ

دولت کو خرافات میں دن رات لٹا کر
کہتے ہیں کہ شادی پہ وہ خرچہ ہے کہ توبہ

یہ ''رسمِ حنا'' ہے کہ حیا کا ہے جنازہ
شب بھر وہ بپا ناچ، وہ گانا ہے کہ توبہ

آئے جو ''بَری'' سب کو دکھانا ہے ضروری
دیکھو تو سہی کیسا دِکھاوا ہے کہ توبہ

فہرست پر جائیں

کھینچیں گے ''تصاویر'' بھی، ''مووی'' بھی بنے گی
پھر اِس پہ بضد سارا ہی کنبہ ہے کہ توبہ

بے پردگی کا نام رکھا ''مکس گیدرِنگ''
کیسا وہ پڑا عقل پہ پردہ ہے کہ توبہ

ہوتا نہیں ٹک چند ہزاروں میں ''بینکوئِٹ''
اِتنا وہ لیا بینک سے قرضہ ہے کہ توبہ

سنت کے مطابق ہو تو آسان ہے شادی
ورنہ تو وہ رسموں کا بکھیڑا ہے کہ توبہ

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اِطاعت ہی میں مضمر ہیں ضیائیں
ہر سمت وگرنہ وہ اندھیرا ہے کہ توبہ

فہرست پر جائیں

ترے نام کا مزہ

پائے گا جو زباں پہ ترے نام کا مزہ
بھائے گا پھر اُسے نہ کسی جام کا مزہ

وہ لطف جس میں آپ کی شامل رضا نہ ہو
ایسا مزہ نہیں ہے کسی کام کا مزہ

کیونکر وہ کسی زلفِ حسیں کا اسیر ہو
جو جان گیا خالقِ گلفام کا مزہ

ہجرت رسولِ پاک ﷺ کی صدیق رضی اللہ عنہ سے سنو
پوچھو ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے اِکرام کا مزہ

فہرست پر جائیں

وہ آم کے خالق کا مزہ پوچھ رہے ہیں
بتلا نہ سکیں گے جو کبھی آم کا مزہ

صیاد تیری قید، ہماری حیات ہے
ہم کو عزیز تر ہے ترے دام کا مزہ

وہ جن مجاہدات کا حاصل ہو خود خدا
قربان اُس تھکن پہ ہے آرام کا مزہ

کیسی حسین ہوں گی منازل سلوک کی
پیغام دے رہا ہے یہ دو گام کا مزہ

جس دَم وہ پہلی بار نظر شیخ پر پڑی
دل بھولتا نہیں وہ حسیں شام کا مزہ

فہرست پر جائیں

کبھی جو عشق کے تاروں کو چھیڑ دیتا ہوں

کبھی جو عشق کے تاروں کو چھیڑ دیتا ہوں
لہو میں خواہشِ بیجا لتھیڑ دیتا ہوں

خدا گواہ! کہ اپنی پڑی نہیں رہتی
میں ساتھ ساتھ پرائی نبیڑ دیتا ہوں

مجھے خدا نے عطا کی ہے نعمتِ توبہ
سو ہر گناہ کے بخیے اُدھیڑ دیتا ہوں

بفیضِ شیخ، سرِ راہ، در نگاہوں کے
جو بند کر نہیں سکتا تو بھیڑ دیتا ہوں

اگر وہ دل کے اُجڑنے سے دل میں آتے ہیں
تو پھر میں دل کے ستوں تک اُکھیڑ دیتا ہوں

فہرست پر جائیں

میں نے پردہ کرلیا

یہ اشعار ہر اُس خاتون کے لئے مبارکباد اور حوصلہ افزائی کا پیام ہیں جس نے بے پردگی کے اِس دور میں زمانے کی مخالفت اور طعنوں کی پروہ کئے بغیر محض اللہ رب العزّت کی رضا کی خاطر شرعی پردے کا اعلان کر دیا۔

غیر سے چہرہ چھپا کر، میں نے پردہ کر لیا
آج سے برقعے میں آ کر، میں نے پردہ کرلیا

مجھ کو ”دقیانوسیت“ کے رات دن، طعنے ملے
ہر ستم پر مسکرا کر، میں نے پردہ کر لیا

وہ جو محرم ہیں مرے بس اب وہی مجھ سے ملیں
یہ عزیزوں کو بتا کر، میں نے پردہ کر لیا

آ گیا جب کوئی نامحرم اچانک سامنے
یک بیک گھونگھٹ گرا کر، میں نے پردہ کرلیا

فہرست پر جائیں

اب زمانہ روٹھتا ہے مجھ سے تو، روٹھا کرے
روٹھے مولا کو منا کر، میں نے پردہ کر لیا

میں کوئی شوکیس میں رکھا ہوا شوپیس ہوں؟
کیوں رکھوں خود کو سجا کر، میں نے پردہ کر لیا

دوڑ میں فیشن کی میرا جیتنا مشکل نہ تھا
نفس و شیطاں کو ہرا کر، میں نے پردہ کر لیا

میں بھی رونق تھی کبھی "مخلوط محفل" کی، مگر
خواہشوں کا خوں بہا کر، میں نے پردہ کر لیا

اب نگاہوں کا مری مرکز رہے گا صرف تو
شکر اے شوہر ادا کر، میں نے پردہ کر لیا

کب تلک تقلید مغرب کی کریں ہم، اے بہن
تو بھی اب ہمت ذرا کر، میں نے پردہ کر لیا

مجھ کو یہ رنگینیاں دُنیا کی لے ڈوبیں نہ پھر
اِستقامت کی دعا کر، میں نے پردہ کر لیا

فہرست پر جائیں

راہِ تقویٰ پہ جو چلتا ہے تو رب ملتا ہے

راہِ تقویٰ پہ جو چلتا ہے تو رب ملتا ہے
غیر جب دل سے نکلتا ہے تو رب ملتا ہے

اِن حسینوں سے نگاہوں کی حفاظت کر کے
دل تڑپتا ہے، مچلتا ہے تو رب ملتا ہے

صحبتِ شیخ کی برکت سے جب عشقِ لیلیٰ
عشقِ مولا میں بدلتا ہے تو رب ملتا ہے

خود پسندی ہے اگر دل میں تو سن لے طائرؔ
بت اناؤں کا پگھلتا ہے تو رب ملتا ہے

فہرست پر جائیں

خانقاہِ مرشدی

یہ اشعار اُس وقت موزوں ہوئے جب حضرت شیخ دامت برکاتہم نے جنوری ۲۰۱۰ء میں
خانقاہ ''غرفۃ السالکین'' کے خوشخبری سنائی۔

خانقاہِ مرشدی تعمیر اب ہونے کو ہے
اِک مبارک خواب کی تعبیر اب ہونے کو ہے

جو تخیّل میں بسا تھا، سوچ تک محدود تھا
وہ تصوّر اِک حسیں تصویر اب ہونے کو ہے

دیکھنا ''غرفہ'' سے مثلِ ''گلشن[1]'' و ''تھانہ بھون[2]''
دردِ دل کی چار سو تشہیر اب ہونے کو ہے

ڈھال کی مانند ہے ''غرفہ'' برائے سالکیں
نفس و شیطاں کی طرف شمشیر اب ہونے کو ہے

---

[1] حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ ''خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال۔

[2] حکیمُ الامّت مجدّدِ ملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ، خانقاہِ امدادیہ، تھانہ بھون، انڈیا

فہرست پر جائیں

کیا ملتا ہے غرفہ میں

اللہ ربّ العزت کے فضل وکرم، حضرت والا رحمۃ اللہ اور حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات اور دعاؤں کی برکت اور پیارے مرشدی دامت برکاتہم کی روز وشب کاوشوں کے طفیل مارچ ۲۰۱۰ء میں حضرت شیخ دامت برکاتہم کی ''خانقاہ'' کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم کے شیخِ ثانی، قلندرِ وقت، صدیقِ زمانہ حضرت سیّد عشرت جمیل میؔر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس خانقاہ کا نام ''غرفۃ السالکین'' منتخب فرمایا۔

بتائیں کیا تمہیں یارو! کہ کیا ملتا ہے غرفہ میں
ہمیں واللہ جنت کا مزہ ملتا ہے غرفہ میں

یہ جنت خالقِ جنت کے آگے ہیچتی کیا ہے
بفیضِ مرشدِ کامل، خدا ملتا ہے غرفہ میں

کہاں پھرتے ہو لیلیٰ کی طلب میں دربدر یارو!
اِدھر آؤ کہ مولا کا پتہ ملتا ہے غرفہ میں

فہرست پر جائیں

ارے کیونکر نہ ہو آسان چلنا نیک راہوں پر
کہ ترکِ معصیت کا حوصلہ ملتا ہے غرفہ میں

یہاں صحبت میں اہلِ دل کی، پہلے دل بدلتے ہیں
دلوں کو پھر حقیقی دِلربا ملتا ہے غرفہ میں

خدا کے عشق کی پیتے ہیں ہم مرشد کی آنکھوں سے
یہ وہ ساغر ہے جو ہر دم بھرا ملتا ہے غرفہ میں

یہ غرفہ خانقاہِ شیخِ کامل ہے، جبھی یارو!
دلِ سالک کو جامِ تزکیہ ملتا ہے غرفہ میں

ملا ہے باغباں "گلشن[۱]" سے غرفہ کی کیاری کو
جبھی گلشن سا ہر رنگِ وفا ملتا ہے غرفہ میں

میں طآئرؔ، شیخ کی خدمت میں غرفہ جب بھی جاتا ہوں
خدا کے عاشقوں کا قافلہ ملتا ہے غرفہ میں

(۲۸ ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ مطابق ۴ مارچ ۲۰۱۱ء)

---

[۱] حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ "خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال۔

فہرست پر جائیں

غرفہ میں آیئے

مولا سے ربط جوڑیے، غرفہ میں آیئے
غیروں کی بات چھوڑیے، غرفہ میں آیئے

صحبت میں اہلِ دل کی ملے گا سکونِ دل
دل کو ذرا جھنجھوڑیے، غرفہ میں آیئے

جینا ہے شان سے تو فنا خود کو کیجیے
بت خواہشوں کے توڑیے، غرفہ میں آیئے

مرشد سے سیکھ لیجیے اِک دَر کی بندگی
در در پہ سر نہ پھوڑیئے، غرفہ میں آیئے

تقویٰ پہ چل کے نفس کی گردن دبوچ کر
شیطاں کی دُم مروڑیے، غرفہ میں آیئے

طائرؔ گزر نہ جائے گناہوں میں زندگی
رُخ زندگی کا موڑیے، غرفہ میں آیئے

فہرست پر جائیں

مسجدِ اختر ہمیں اللہ نے کردی عطا

الحمدللہ! نومبر ۲۰۱۵ء میں حضرت شیخ دامت برکاتہم کی زیرِ سرپرستی، شب وروز کی کاوشوں اور دعاؤں کے صدقے اللہ تعالیٰ نے گلستانِ جوہر کراچی میں عظیم الشان نعمت ''مسجدِ اختر'' عطا فرمائی۔ یہ اشعار ۱۱/نومبر ۲۰۱۵ء میں مسجدِ اختر کے پہلے مرکزی بیان میں پڑھے گئے۔

پھر جون ۲۰۱۶ء میں مسجدِ اختر سے متصل جدید ''غرفۃ السالکین'' کا آغاز ہوا تو اِن اشعار میں ''غرفۃ السالکین'' کے اشعار کا اضافہ کردیا گیا۔ جون ۲۰۱۷ء میں اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ''مرکزُ الافتاء والارشاد'' اور ''شعبۂ تخصص'' کا قیام عمل میں آیا تو حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خواہش پر اِن دونوں شعبوں کا تذکرہ بھی اِن اشعار میں شامل کردیا گیا۔

شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا
مسجدِ اختر ہمیں اللہ نے کر دی عطا

مسجدِ اختر شہِ[۱] اخترؒ کی آہوں کا ثمر
مسجدِ اختر فغانِ[۲] میرؒ صاحب کا اثر
مسجدِ اختر ہے مرشد[۳] کی دعاؤں کا صلہ
شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا

---

۱. شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۲. صدیقِ زمانہ قلندرِ وقت حضرت سید عشرت جمیل میرؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۳. شیخ العلماء والصلحاء عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

فہرست پر جائیں

فضل کر مولا بفیضِ حضرتِ عبدالمتینؒ[1]
مسجدِ اختر بھی ہو اب مرکزِ احیائے دیں
علم کے دریا بہا، مولا یہاں سے بے بہا
شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا

محترم[2] باباؒ کی جب ہر پل دعائیں ساتھ ہیں
یوں سمجھ لیجے کہ مولا کی رضائیں ساتھ ہیں
ہر قدم پر بھائیوں سے بھی ملا ہے حوصلہ
شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا

منبر و محراب سے مہکے محبت آپ کی
اور در و دیوار سے چھلکے حلاوت آپ کی
جذب کی برکت سے یارب ہوں نمازی "اولیاء"
شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا

اے خدا پیاروں کے سجدوں سے اِسے آباد کر
قرب کی لذت چکھا، قلب و نظر کو شاد کر
ہر زباں پائے یہاں ذکر و تلاوت کا مزا
شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا

۱۔ ترجمانِ اکابر شیخ الحدیث شیخ العلمأ حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم

۲۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم کے والد ماجد جناب عبداللہ میمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست پر جائیں

ہو یہاں قرآن کی تحفیظ بھی، تفسیر بھی
دعوت و تبلیغ بھی، تدریس بھی، تقریر بھی
صحبتِ مرشد سے پائیں سالکیں بھی تزکیہ
شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا

متصل مسجد سے ہے اب خانقاہِ مرشدی
جس کی بنیادوں میں بھی شامل ہے آہِ مرشدی
نام ''غرفہ'' بھی اِسی کا میر صاحبؒ نے رکھا
شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا

ہو قیامِ ''مرکزُ الافتاء'' مبارک دوستو!
علم کا اِک اور دروازہ مبارک دوستو!
ہو مبارک دوستو! ''شعبۂ تخصّص'' کا نیا
شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا

حضرتِ والاؒ کا دردِ دل یہاں سے عام ہو
اور جہاں میں نشر میرے شیخؒ کا پیغام ہو
تاقیامت اے خدا جاری رہے یہ سلسلہ
شکریہ اے دوستو! کرتے رہو اِس کا ادا

(٦ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ مطابق ۴ جولائی ۲۰۱۴ء)

فہرست پر جائیں

شکریہ بہنو! سدا کرتی رہو اِس کا ادا

الحمدللہ! اگست ۲۰۲۰ء میں حضرت شیخ دامت برکاتہم کی دعاؤں اور کاوشوں کی برکت سے سندھ بلوچ سوسائٹی، گلستانِ جوہر میں حضرت شیخ دامت برکاتہم کی مجلس سننے کے لئے آنے والی خواتین کے لئے مکمل پردے کے ساتھ ''مرکز'' کا قیام عمل میں آیا جس میں پہلا بیان خواتین نے ۲۴/ اگست بروز پیر سنا۔ اِس مرکز کا نام حضرت شیخ دامت برکاتہم کے شیخِ ثالث، لسانِ اختر، اخترِ ثانی، بنگلہ دیش کے جیّد شیخ الحدیث، حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم نے ''مرکزِ تربیتِ خواتین'' منتخب فرمایا۔

شکریہ بہنو! سدا کرتی رہو اِس کا ادا
تربیت کے واسطے مرکز عطا تم کو ہوا

تھی دعا رب سے، عطا کر دے جگہ ایسی ہمیں
مائیں، بہنیں، شیخ کی مجلس جہاں آ کر سنیں

خواب مرشد نے جو دیکھا تھا وہ پورا ہو گیا
شکریہ بہنو! سدا کرتی رہو اِس کا ادا

فہرست پر جائیں

معصیت سے دور ہوں، مولا تری قربت ملے
قلب میں پائیں حلاوت، ذِکر میں لذت ملے
پھول تقویٰ کے ہمیشہ اِس گلستاں سے کھلا
شکریہ بہنو! سدا کرتی رہو اِس کا ادا

ذرّے ذرّے میں یہاں پر جذب کے آثار ہوں
اور در و دیوار سے ظاہر ترے انوار ہوں
جو بہن آئے یہاں، پائے وہ جنت کا مزہ
شکریہ بہنو! سدا کرتی رہو اِس کا ادا

حضرتِ[۱] والاؒ کی آہوں کا ثمر ہے یہ، سنو
میر[۲] صاحبؒ کی دعاؤں کا اثر ہے یہ، سنو
یہ فغانِ حضرتِ[۳] عبدالمتیں کا ہے صلہ
شکریہ بہنو! سدا کرتی رہو اِس کا ادا

شیخ کی کاوش ہے یہ مولا فقط دیں کے لئے
عالمی مرکز بنا اِس کو خواتیں کے لئے
تاقیامت اے خدا جاری رہے یہ سلسلہ
شکریہ بہنو! سدا کرتی رہو اِس کا ادا

(۴ جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۸/ جنوری ۲۰۲۱ء)

---

۱ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۲ صدیقِ زمانہ قلندرِ وقت حضرت سید عشرت جمیل میرؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۳ ترجمانِ اکابر شیخ الحدیث شیخ العلماء حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم

فہرست پر جائیں

خدا کی مان کر چلنا

خدا کو ماننے والو! خدا کی مان کر چلنا
ہزاروں راستے ہیں، حق مگر پہچان کر چلنا

نہیں مومن کا یہ شیوہ کہ دنیا ہی کے گُن گائے
کچھ عقبیٰ کے لئے بھی دوستو! سامان کر چلنا

بہت کمزور ہیں ہم اور حملے نفس و شیطاں کے
ہمارے رب! ہمارا دین پر آسان کر چلنا

تباہی ہے خدا کو چھوڑ کر غیروں سے امیدیں
ہلاکت ہے گناہوں کی ڈگر پر جان کر چلنا

زمیں پر انکساری سے سدا طائرؔ چلو لیکن
اگر ہو سامنے دشمن تو سینہ تان کر چلنا

فہرست پر جائیں

سنو اے حاجیو!

حجاج کرام کی رہنمائی کے لئے ۲۰۱۵ء میں پہلی مرتبہ غرفۃ السالکین کے شعبہ مرکز الافتاء والارشاد کے زیرِ انتظام دو روزہ ”تربیتِ حج پروگرام“ مسجدِ اختر، گلستانِ جوہر میں منعقد ہوا جس کی دوسری مجلس میں رئیس مفتی مرکز الافتاء والارشاد، حضرت مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم نے اپنے شیخِ اوّل، شفیق الامّت حضرت مولانا محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشّان نصیحت بیان فرمائی کہ ”حجاج کرام اپنے ضروری سامان کی طرح دو چیزیں ”سخاوت“ اور ”حوصلہ“ ضرور ساتھ لے کر جائیں اور تین چیزیں ”آرام“، ”طعام“ اور ”غصہ“ ہمیشہ گھر چھوڑ کر جائیں۔ الحمدللہ! اِس قیمتی نصیحت اور اِسی ضمن میں حضرت شیخ دامت برکاتہم کی کئی اہم نصائح کو اللہ ربّ العزت نے منظوم کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

عقیدت ساتھ لے جاؤ، اِطاعت ساتھ لے جاؤ
سنو اے حاجیو! رب کی محبت ساتھ لے جاؤ

یہ مکہ بھی سخی کا ہے، مدینہ بھی سخی ﷺ کا ہے
یہ موقع بھی اِسی کا ہے، ”سخاوت“ ساتھ لے جاؤ

نبی ﷺ دیکھیں جو روضے پر تمھیں، مسرور ہو جائیں
بڑھا لو آج سے ڈاڑھی، یہ ”سنت“ ساتھ لے جاؤ

فہرست پر جائیں

نہ غصّے میں کہیں تم نیکیاں اپنی گنوا بیٹھو
''غضب'' کو چھوڑ دو گھر پر، ''بشاشت'' ساتھ لے جاؤ

یہ ممکن ہے وہاں درپیش آ جائے ''مشقت'' بھی
بھلا دو ''راحتیں'' کچھ دن، ''قناعت'' ساتھ لے جاؤ

مبادا سر پہ ''رحمت'' کی جگہ ''لعنت'' کی بارش ہو
خدارا تم ''نگاہوں کی حفاظت'' ساتھ لے جاؤ

یہی احرام کی دو چادریں پیغام دیتی ہیں
نہ ''شہرت'' ساتھ لے جاؤ، نہ ''شوکت'' ساتھ لے جاؤ

مزہ ''عرفات'' کے میدان میں ہر آن پاؤ گے
دعاؤں، التجاؤں کی جو عادت ساتھ لے جاؤ

''رمی'' کا لطف بھی تم کو جبھی کچھ خاص آئے گا
یہیں سے تم جو شیطاں کی ''عداوت'' ساتھ لے جاؤ

ادب کو ہر قدم، سوئے حرم ملحوظ رکھنا ہے
جو رب کا قرب چکھنا ہے، ''حلاوت'' ساتھ لے جاؤ

فہرست پر جائیں

یہ رستہ عاشقی کا ہے، محبت سے ملو سب سے
بنا لو ''درگزر'' توشہ، ''غضب'' مت ساتھ لے جاؤ

خوشا قسمت کہ مولا نے تمہیں دَر پر بلایا ہے
تمہیں اپنا بنایا ہے، یہ چاہت ساتھ لے جاؤ

فقط ''کعبہ'' نہیں، مل جائے گا پھر ''کعبے والا'' بھی
اگر اللہ والوں کی ''نصیحت'' ساتھ لے جاؤ

فہرست پر جائیں

ہمیشہ دِلوں کو بچھائے ملیں گے

حضرت شیخ دامت برکاتہم نے بلند اخلاق اپنانے پر ایک حدیث شریف اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی چار نصیحتیں بیان فرمائیں:

۱) لبوں پر تبسم ۲) چہرے پر شگفتگی ۳) لہجے میں نرمی

۴) مخلوق پر شفقت ورحمت کا غلبہ

مندرجہ ذیل اشعار اِنہی نصائح پر مشتمل ہیں۔

جو رکھتے ہیں ہر آن اخلاق اعلیٰ
ہمیشہ دِلوں کو بچھائے ملیں گے

پڑیں گے کبھی بل نہ اُن کی جبیں پر
لبوں پر تبسم سجائے ملیں گے

نظر آئے گا اُن کا چہرہ شگفتہ
وہ لہجے میں نرمی بسائے ملیں گے

صدا اُن پہ رحمت ہی غالب رہے گی
طبیعت میں شفقت کے سائے ملیں گے

(۱۱/ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۰/ نومبر ۲۰۱۸ء)

فہرست پر جائیں

اب تو غرفہ میں ہیں بہار کے دن

(حضرت خالد اقبال تائبؔ صاحب دامت برکاتہم کے اشعار پر تضمین)

لسانِ اختر، اخترِ ثانی، عالم کبیر، ترجمانِ اکابر، قلندر ِوقت، بنگلہ دیش کے جیّد شیخ الحدیث، حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم ۳۰ نومبر ۲۰۱۹ء کو بیانات کے سلسلے میں بنگلہ دیش سے کراچی تشریف لائے اور ابتدا تا اختتامِ سفر ہمارے پیارے شیخ دامت برکاتہم کی خانقاہ ''غرفۃ السالکین'' میں ہی قیام فرمایا۔ حضرت دادا شیخ دامت برکاتہم کی اکثر مجالس مسجدِ اختر اور غرفۃ السالکین ہی میں ہوئیں۔ یہ اشعار حضرت دادا شیخ دامت برکاتہم کی کراچی آمد کی خوشی میں ہوئے۔

اب تو غرفہ میں ہیں بہار کے دن
''کیف و مستی کے اور خمار کے دن''

وصل کی آگئیں حسیں گھڑیاں
ہو گئے ختم انتظار کے دن

فہرست پر جائیں

آ گئے مرشدی کے جب مرشد
اور دلکش ہوئے دیار کے دن

دن سبھی یادگار گزریں گے
"دیکھ لیجے یہاں گزار کے دن"

صحبتِ اہلِ دل کی برکت سے
خود ہی بدلیں گے دِل فگار کے دن

جو برستی ہے روز ڈھاکہ پر
ہیں کراچی میں اُس پھوار کے دن

وہ جو تقویٰ کے ساتھ گزرے ہوں
وہی دراصل ہیں وقار کے دن

دِن کجی کے ہوا ہوئے طائر
مل گئے زیست کو سُدھار کے دن

(یکم ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۹ نومبر ۲۰۱۹ء)

فہرست پر جائیں

متفرقات

کیسی عظیم تیری رفاقت ہے میری ماں
دنیا بھی میرے واسطے جنت ہے، میری ماں

فہرست پر جائیں

میری ماں

کیسی عظیم تیری رفاقت ہے میری ماں
دنیا بھی میرے واسطے جنت ہے، میری ماں

میں زندگی کی دھوپ، تپش سے ہوں بے خبر
ہر آن مجھ پہ سایۂ رحمت ہے میری ماں

ہو گا نجانے تیری دعاؤں میں کیا اثر
قدموں تلے ہی جب ترے جنت ہے، میری ماں

اُف تک جو تیرے سامنے کہہ دوں تو جرم ہے
تیرا یہ مرتبہ، تیری عظمت ہے میری ماں

فہرست پر جائیں

کیا کچھ نہ مجھ کو تیری اِطاعت دِلائے گی
جب دیکھنا ہی تجھ کو عبادت ہے میری ماں

کل بھی قدم قدم تھا ضروری ترا وجود
تو اب بھی گام گام ضرورت ہے میری، ماں

دنیا میں جو بھی نام، جو منصب ملا مجھے
یہ سب تری دعا کی بدولت ہے، میری ماں

شامل تری رضا میں رضائیں خدا کی ہیں
تو ہے اگر خفا تو قیامت ہے میری، ماں

کتنے ہی ماں کے سائے سے محروم ہو گئے
میں خوش نصیب ہوں کہ سلامت ہے میری ماں

فہرست پر جائیں

اُجالا ہی اُجالا" جمعہ"

نومبر ۲۰۱۷ء میں غیر مسلم ممالک کی نقل میں بعض پاکستانی تاجروں نے بھی نومبر کے آخری جمعہ کو "بلیک فرائیڈے" کا نام دے کر خریداری پر ڈسکاؤنٹ دینے کا اعلان کیا۔
یہ اشعار اِس افسوسناک خبر کو سن کر موزوں ہوئے۔

نور ہی نور، اُجالا ہی اُجالا جمعہ
واہ! کیا دن ہے دِنوں میں یہ نرالا جمعہ

قدر اِس دن کی بھلا "کورنظر" کیا جانے
چشمِ بینا ہو تو ہے "نور کا ہالہ" جمعہ

دن یہ دنیا کے لئے "عام" اگر ہو تو ہو
نگہِ مومن میں مگر سب سے ہے "اعلیٰ" جمعہ

فہرست پر جائیں

"کم نظر" دیکھ لیں اِس دن کی "بلندی" جس دن
خود ہی کہہ دیں گے کہ ہے "کوہِ ہمالہ" جمعہ

جن کے افکار میں، کردار میں کالک ہو بھری
"یومِ پُرنور" کو کہتے ہیں وہ "کالا جمعہ"

خاص، اِس دن کے لئے رب نے اُتاری طآئر
اپنے قرآن میں "سورت" بحوالہ "جمعہ"

(۲۲ نومبر ۲۰۱۷ء)

فیس بُک

"فیس بُک" پہ جا جا کر، مت پڑو گناہوں میں
نیک بَن کے مولا کی "نیک بُک" پہ آجاؤ

چھوڑ کر کتابُ اللہ، ٹکڑے ہو گئی اُمت
پھر سے ایک ہو جاؤ، "ایک بُک" پہ آجاؤ

فہرست پر جائیں

نہ مِل سکا ہم کو پھول ایسا

(رشکِ اولیائ حیاتِ اختر)

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات، کتاب ’’رشکِ اولیاء حیاتِ اختر‘‘ فروری ۲۰۱۸ء کو جس دن پہلی مرتبہ چھپ کر آئی تو حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خوشی دیدنی تھی۔ غرفۃ السالکین میں موجود ہر شخص ہی شاداں دِکھائی دے رہا تھا۔ یہ سوانح جہاں حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش کی تکمیل تھی وہاں حضرت شیخ دامت برکاتہم اور مولانا سہیل صاحب مدظلہ کی برسوں کی کاوشوں کا نتیجہ بھی تھی۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم نے قبل از نماز عشاء مسجدِ اختر میں احقر سے فرمایا کہ اِس کتاب پر بھی اشعار کہو۔ الحمدللہ! پیارے شیخ دامت برکاتہم کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی اِس سوانح پر اشعار عطا فرمائے۔

نہ مل سکا ہم کو پھول ایسا، جہاں میں لاکھوں گلاب دیکھے
یقیں نہ آئے جسے وہ پڑھ کر ’’حیاتِ[۱] اختر‘‘ کتاب دیکھے

وہ خوش ادا خوش مزاج ’’مرشد‘‘، دِلوں پہ کرتا تھا راج ’’مرشد‘‘
کہ اُس کی دھڑکن کے ساتھ ہم نے، دھڑکتے دل بے حساب دیکھے

جو گلستاں کا نکھار چاہے، چمن میں ہر سو بہار چاہے
سنے وہ ’’گلشن[۲]‘‘ کی داستانیں، وہ ’’باغباں[۳]‘‘ کا نصاب دیکھے

---

۱ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات، کتاب ’’رشکِ اولیاء حیاتِ اختر‘‘۔

۲ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ ’’خانقاہ امدادیہ اشرفیہ‘‘ گلشن اقبال، کراچی۔

۳ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فہرست پر جائیں

نہ راہرو کا کمال اِس میں، نہ راستوں کا سوال اِس میں
جو راہبر بے مثال پائے، وہ منزلیں لاجواب دیکھے

سِکھا کے نظروں کی پاسبانی، بچا گیا سینکڑوں جوانی
جبھی تو ’’پیری‘‘ پہ اُس کی ہردم، فدا ہزاروں ’’شباب‘‘ دیکھے

بفیضِ مرشد صداقتوں سے ہوئے شناسا، وگرنہ پہلے
نہ جانے کتنے فریب کھائے، نہ جانے کتنے سراب دیکھے

جو صحبتِ اہلِ دل میں آئے، نظر کو اپنی نظر بنائے
نَفَس نَفَس پھر وہ ’’نفس وشیطاں‘‘ کی سازشیں بے نقاب دیکھے

اِن اولیاء کی لحد پہ ہر پل برستے انوار کیا لکھوں میں
بچشمِ حسرت جنہیں فلک سے اُتر کے خود آفتاب دیکھے

یہ شان تھی اُس ولی کی طآئرؔ، کہ بارہا جس کی مجلسوں میں
نظر جھکائے ’’وزیر‘‘ پائے، تو ناز اُٹھاتے ’’نواب‘‘ دیکھے

(۱۱/ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۸/ فروری ۲۰۱۸ء)

فہرست پر جائیں

قرآن کے حفاظ کبھی کم نہیں ہوں گے

۱۳ اپریل ۲۰۱۸ء کو افغانستان کے شہر قندوز کے ایک مدرسے میں حفاظ کرام کی دستار بندی کے موقع پر امریکی طیاروں نے بمباری کرتے ہوئے ۱۵۰ سے زائد معصوم حافظِ قرآن بچوں کو شہید کر دیا تھا۔ یہ اشعار اُن پھول سے بچوں کی مظلومانہ شہادت پر موزوں ہوئے۔

طاعت کے یہ انداز کبھی کم نہیں ہوں گے
اِس دین کے اعجاز کبھی کم نہیں ہوں گے

زندہ ہی رہیں گے، اُنہیں مردہ نہ کہو تم
شہداء کے یہ اعزاز کبھی کم نہیں ہوں گے

ہر دور کا فرعون ہراساں ہی رہے گا
اسلام کے جانباز کبھی کم نہیں ہوں گے

فہرست پر جائیں

قرآن کی آیات میں اُترے جو فلک سے
تاحشر وہ الفاظ کبھی کم نہیں ہوں گے

ہو جائیں گے بارود ترے ختم، ستمگر
''قرآن کے حفاظ'' کبھی کم نہیں ہونگے

آگاہ کریں سازشِ دشمن سے جو ہم کو
اُمت کے وہ نباض کبھی کم نہیں ہونگے

(۴/اپریل ۲۰۱۸ء)

دعا

ہوتی ہے بارگاہِ خدا میں قبول ہی
کرتا نہیں ہے رَد وہ کبھی آپ کی دُعا

میں بے خطر ہوں جانبِ منزل رواں دواں
ہر گام مرے ساتھ ہے ماں باپ کی دُعا

فہرست پر جائیں

جنگ جیت لی یارو!

۲۰ برس کی طویل جدو جہد اور بیش بہا قربانیوں کے بعد اللہ رب العزت نے طالبان کو عظیم الشان فتح سے ہمکنار فرمایا اور امریکی سامراج سمیت ۵۲/ اتحادی ممالک کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔ شکست خوردہ امریکی افواج کا آخری طیارہ ۳۱/ اگست ۲۰۲۱ء کو اپنی ناکامی کا داغ لئے کابل ایئرپورٹ سے امریکا روانہ ہوا۔ یہ اشعار امریکی انخلا سے ۱۵/ روز قبل ۶/ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۵/ اگست ۲۰۲۱ء بروز اتوار، افغانستان کے دارالحکومت کابل کی شاندار فتح کے بعد موزوں ہوئے۔

عزم کے مناروں نے، جنگ جیت لی یارو!
آج رب کے پیاروں نے، جنگ جیت لی یارو!

دشمنوں کے پروردہ یار، شہر سے بھاگے
اور ''شہریاروں'' نے، جنگ جیت لی یارو!

فہرست پر جائیں

اُن کے توپ طیارے، ڈھیر ہو گئے سارے
چند جاں نثاروں نے، جنگ جیت لی یارو!

تم نے اور تمہاروں نے، کیا ستم نہیں ڈھائے
آخرش! ہماروں نے، جنگ جیت لی یارو!

فرش کے خداؤں سے اور بے وفاؤں سے
اِن وفا شعاروں نے، جنگ جیت لی یارو!

ظلم کے سبھی سورج ڈوبتے گئے طآئرؔ
اور اِن ستاروں نے، جنگ جیت لی یارو!

(۹/ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۸/ اگست ۲۰۲۱ء)

عدو خاکے بنانا بھول جائیں گے

حقیقت جان لیں جس دِن، فسانہ بھول جائیں گے
مسلماں کفر سے ہر ''دوستانہ'' بھول جائیں گے

نمازوں میں ہمارے سر جو خم ہو جائیں پنج وقتہ
تو دشمن ''دین'' پر اُنگلی اٹھانا بھول جائیں گے

مسلماں اپنے آقا ﷺ سی اگر صورت بنا لیں تو
قسم رب کی عدو ''خاکے بنانا'' بھول جائیں گے

اگر ہم آج بن جائیں ''صلاح الدین ایوبی''
یہ بزدل خوف سے ''ہنسنا ہنسانا'' بھول جائیں گے

اُتر جائے جو میداں میں فقط اِک ''غزنوی'' لشکر
بتوں کو پوجنے والے، ستانا بھول جائیں گے

فہرست پر جائیں

نشاں عبرت کا بن جائیں اگر دو چار ہی ''سرکش''
نشانہ تانکنے والے، نشانہ بھول جائیں گے

اگر ہو جائے طائر، ''پیروی ءِ فاتح مکہ ﷺ''
تو ہم نقالیءِ اہلِ زمانہ بھول جائیں گے

ہندوؤں کی رسم ''ہولی''

سندھ حکومت کی جانب سے ۲۴ مارچ ۲۰۱۶ء کو ہندوانہ رسم ''ہولی'' کو صوبائی سطح پر منانے اور اس موقع پر عام تعطیل (Holiday) کا اعلان کیا گیا۔ زیرِ نظر قطعہ اِس افسوسناک خبر کو سننے کے بعد موزوں ہوا۔

ہندوؤں کی رسم ''ہولی'' اور ہمارا ''ہولی ڈے''
ہولے ہولے جانبِ ہولی ''مسلماں'' ہو لیے

سوچیے کس کا طریقہ کر رہے ہیں اختیار
جاگیے غفلت سے اب، لِلّٰہ آنکھیں کھولیے

(۲۲ مارچ ۲۰۱۶ء)

فہرست پر جائیں

سبز پرچم تجھے ہاتھوں میں اُٹھا رکھا ہے

تیری عظمت کا دیا دل میں جلا رکھا ہے
سبز پرچم تجھے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے

تیری حرمت پہ دل و جان نچھاور کر کے
ہم نے اسلاف کے وعدوں کو نبھا رکھا ہے

سن لے دشمن کہ شہادت کا یہ جذبہ ہم نے
اپنے بچوں کو بھی گھُٹی میں پلا رکھا ہے

"پرتھوی"، "اگنی" تری قوت و طاقت کا غرور
ایک "غوری" نے ہی مٹی میں ملا رکھا ہے

وہ جو لہرانا ہے کل قلعۂ دہلی پہ ہمیں
پیشگی ہم نے وہ پرچم بھی بنا رکھا ہے

اے خدا "ملکِ خداداد" سلامت رکھنا
جال دشمن نے تو سازش کا بچھا رکھا ہے

(۱۳/اگست ۲۰۱۶ء)

فہرست پر جائیں

میرے بابا کو مولا شفا دے

یہ دعائیہ اشعار حضرت شیخ دامت برکاتہم کے والدِ محترم ''بابا رحمۃ اللہ علیہ'' کی علالت کے موقع پر موزوں ہوئے جو کہ شاعرِ معرفت حضرت خالد اقبال تائبؔ صاحب دامت برکاتہم کے اُن دعائیہ اشعار پر تضمین کئے گئے ہیں جو اُنہوں نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے لئے کہے تھے۔ برکت کے لئے حضرت تائبؔ صاحب دامت برکاتہم کے کچھ اشعار بھی اِس کلام میں شامل کردیئے ہیں۔

میرے ''بابا'' کو مولا شِفا دے
''اور نشاں تک مرض کا مٹا دے''

ضعف تبدیل کر قوتوں سے
درد کو آج درماں بنا دے

گھر کی رونق ہے اِن ہی کے دم سے
اے خدا رونقوں کو بڑھا دے

فہرست پر جائیں

ڈال دے تو شفا اُس میں یارب
ڈاکٹر جو بھی لکھ کر دوا دے

"واسطہ تجھ کو تیرے کرم کا"
"تو کرم کا کرشمہ دِکھا دے"

پھر سے مسجد میں ہوں سب نمازیں
پھر سے ایسا توانا بنا دے

اجر لیں روز ہم "نفلی حج" کا
روز اِن کی زیارت کرا دے

"تو کہ شافی بھی ہے اور سخی بھی"
"اِن پہ صحت کی نعمت لٹا دے"

جب ہوں بابا مکمل توانا
جلد وہ دن بھی ہم کو دکھا دے

(۲۴/اگست ۲۰۱۶ء)

فہرست پر جائیں

پوتے میاں بھی حافظِ قرآن ہو گئے

الحمدللہ! مارچ ۲۰۱۹ء کو حضرت شیخ دامت برکاتہم کے نورِ نظر پوتے عزیزم حافظ عبدالرحمٰن بن فرحان سلمہٗ کا حفظِ قرآن مکمل ہوا۔ یہ اشعار پیارے شیخ دامت برکاتہم اور مفتی فرحان صاحب دامت برکاتہم کی خواہش پر حضرت شیخ کی جانب سے کہے گئے۔

مجھ پر خدا کے اور بھی احسان ہو گئے
پوتے میاں بھی حافظِ قرآن ہو گئے

میں جاں بھی وار دوں تو ادا حق نہ ہو سکے
رب اِس طرح سے مجھ پہ مہربان ہو گئے

پڑ پوتے بھی حافظ ہوں خدا، میرے سامنے
بابا کے پورے آج یہ ارمان ہو گئے

جنت کا تاج سر پہ تصور میں دیکھ کر
شاداں و فرحاں ''مولوی فرحان'' ہو گئے

مسرور اِس خبر سے ہوئے سب ہی مسلماں
لیکن جو شیاطیں تھے پریشان ہو گئے

(۱۳/ مارچ ۲۰۱۹ء)

فہرست پر جائیں

اے حافظِ قرآن

اللہ ربّ العزت کے فضل وکرم سے احقر کے فرزند عزیزم حافظ عبداللہ سلمہٗ نے ۲۰۱۵ء میں اور بھتیجے عزیزم حافظ انس بن عامر سلمہٗ نے ۲۰۱۶ء میں حفظِ قرآن مکمل کیا۔ حفاظ کرام کے لئے نصیحتوں پر مشتمل یہ منظوم اشعار اِن دونوں کے تکمیلِ حفظِ قرآن کے بعد موزوں ہوئے۔

ادا کر شکر مولا کا تو اب ہر آن اے حافظ
بسایا جس نے سینے میں ترے قرآن اے حافظ

یہ وہ نعمت ہے جس کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا
اگرچہ وار دے تو لاکھ اِس پر جان اے حافظ

صدا رکھ نیکیوں کے نور سے معمور تو اِس کو
کہ تیرا دل ہے اب قرآن کا ”جزدان“ اے حافظ

فہرست پر جائیں

یہی انعام ہے اُس کا، یہی اُس کی عنایت ہے
کیا جس رب نے تجھ پر حفظ کو آسان اے حافظ

دیا جائے گا پروانہ تجھے دس کی سفارش کا
ترے بارے میں آقا ﷺ کا ہے یہ فرمان اے حافظ

ترے ماں باپ کے سر پر خدا وہ تاج رکھے گا
چمک جس کی کرے گی "شمس" کو حیران اے حافظ

اگر دل میں ہے یہ ارماں، سدا اَزبر رہے قرآں
نہ گزرے بن تراویح، ایک بھی رمضان اے حافظ

حریمِ دل میں آ پہنچا ہے "قرآں"، قدر کر اِس کی
چلا جاتا ہے ناقدری سے یہ مہمان اے حافظ

کسی اللہ والے کا تو دامن تھام لے ورنہ
نہ چھوڑے گا ترا پیچھا کبھی شیطان اے حافظ

فہرست پر جائیں

اب عالَم کو مہکائیں گے

(اشعار بتقریبِ دستارِ فضیلت)

الحمدللہ! حضرت شیخ دامت برکاتہم کے قائم کردہ ''مرکز الافتاء والارشاد'' کے شعبۂ تخصّص کے طلبہ کرام کی پہلی تقریبِ دستار بندی ۲۶/ اپریل ۲۰۱۸ء کو انجام پائی۔ یہ اشعار حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خواہش پر اس پُرنور تقریب کے لئے کہے گئے۔

جو پھول ہیں ''مرکزُ الافتاء'' کے، اب عالم کو مہکائیں گے
اور آج بدستِ پیرِ ہدیٰ، دستارِ فضیلت پائیں گے

تلمیذ تخصّص کے سارے، ہیں شیخ کی آنکھوں کے تارے
یہ علم کے روشن مینارے، ہر سمت ضیا پھیلائیں گے

دو چار دِنوں کی بات نہیں، ہے ساتھ یہ پیارا برسوں کا
تدریس میں گزرے روز و شب، یاد آئیں گے، تڑپائیں گے

فہرست پر جائیں

اُلفت سے بھرے جام و مینا، مرشد کی نگاہوں سے پینا
پُرنور فضاؤں میں جینا، جیتے جی بھول نہ پائیں گے

وہ ”مسجدِ اختر“ کا منبر، ”غرفہ“ کی مجالس کا منظر
مرشد کا حسیں حجرہ اور دَر، واللہ بہت یاد آئیں گے

محنت ہے یہ سب استاذوں کی، ہمت جو ملی پروازوں کی
تیار ہے صف شہبازوں کی، ہر باطل سے ٹکرائیں گے

ہو گی پہچان جبینوں سے، جب اہلِ وفا کے سینوں سے
یہ علمِ نبوت ﷺ کے وارث، انوارِ نبوت ﷺ پائیں گے

دلشاد ”امیرِ غرفہ[۱]“ ہیں، مسرور ”رئیسُ الافتاء[۲]“ ہیں
پُرعزم ہیں سب ”استاذ“ کہ اب، ہم محنت اور بڑھائیں گے

(اپریل ۲۰۱۸ء)

---

۱ شیخ العلماء والصلحاء عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم
۲ رئیس مفتی مرکز الافتاء والارشاد حضرت مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

فہرست پر جائیں

مبارک ہو تجھے بہنا

ایک بہن کے عالمہ بننے پر بھائی کی جانب سے اظہارِ تہنیت
اور نصیحتوں پر مشتمل اشعار

مبارک ہو تجھے بہنا، ترا یہ عالمہ ہونا
نکل کر تیرگی سے روشنی کا اِک دِیا ہونا

خوشا! علمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ترا آراستہ ہونا
خوشا قسمت، ترے سر پر یہ رحمت کی رِدا ہونا

عمل بھی ساتھ ہو جب علم کے، تب بات بنتی ہے
برائے نام ہے ورنہ، یہ علمِ بے بہا ہونا

ترا پردے میں رہنا تیری عظمت کی نشانی ہے
تری عفت کا ضامن ہے ترا یہ باحیا ہونا

ترے دل میں کسی دَم علم کا نشّہ نہ آجائے
ضروری ہے تری اصلاح کو اِک رہنما ہونا

فہرست پر جائیں

سبھی پیارے چلے گئے

کوئی رکا نہیں سبھی پیارے چلے گئے
دَفنا کے مجھے قبر میں سارے چلے گئے

''دنیا کہے گی کیا؟'' یہی سوچا تھا عمر بھر
دنیا یہ کہہ گئی کہ ''بیچارے چلے گئے''

دِل میں جو موجزن تھے مشاغل ہوا ہوئے
نظروں میں جو بسے تھے نظارے چلے گئے

آئے تھے ''نفع'' دونوں جہاں کا سمیٹنے
ہم بھر کے جھولیوں میں ''خسارے'' چلے گئے

فہرست پر جائیں

منزل سے دور لے گئی رہزن کی دوستی
رہبر تو گام گام پکارے چلے گئے

ہم تار تار کر کے گناہوں سے روح کو
یوں بار بار نفس سے ہارے چلے گئے

اعمال وہ کہاں تھے کہ جاتے بہشت میں
ہم رب کی رحمتوں کے سہارے چلے گئے

ڈیجیٹل کی تباہ کاریاں

جال کیسا ہے، چال کیسی ہے
کیسا شاطر ہے نفس، دیکھ لیا

’’عکس‘‘ کی آڑ لے کے یاروں نے
دیکھ لی فلم، رقص دیکھ لیا

فہرست پر جائیں

”کورونا“ کے خالق کی طاعت کرو نا

”کورونا“ وائرس کی وباء نے ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۰ء تک دنیا کے بیشتر ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ہر طرف اِس وبائی مرض سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی گئیں۔ اِس دوران اسلامی ممالک کے علما کرام نے اِس وباء سے حفاظت اور نجات حاصل کرنے کے لئے اُمت مسلمہ کو احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کی روشنی میں اذکار و وظائف، مسنون دعاؤں اور رجوع الی اللہ کی طرف توجہ دِلائی۔ یہ اشعار اُن ہی نصیحتوں کے تناظر میں موزوں ہوئے جنہیں الحمدللہ! دنیا بھر میں پڑھا اور سنا گیا۔

نمازیں پڑھو تم، تلاوت کرو نا
گناہوں کو چھوڑو، عبادت کرو نا

”کورونا“ تمہارا نہ کچھ کر سکے گا
کورونا کے ”خالق“ کی طاعت کرو نا

پریشان کیوں ہو، خدا ہے تمہارا
دعاؤں سے اپنی حفاظت کرو نا

فہرست پر جائیں

اٹھو! چھوڑ دو کفر کی پیروی اب
غلامی سے نکلو، قیادت کرو نا

نبی ﷺ کی محبت میں ڈاڑھی بڑھا کر
نبی ﷺ جیسی اپنی شباہت کرو نا

اگر چاہتے ہو دِلوں میں حلاوت
نگاہوں کی بھی تم حفاظت کرو نا

"کورونا" کا یہ بھی ہے پیغام طائرؔ
فدا رب کی چاہت پہ چاہت کرو نا

(۲۷فروری۲۰۲۰ء)

فہرست پر جائیں

گوشۂِ اطفال

میں ہوں اِک ننھی سی بچی، ہر سنت اپناؤں گی
جنت کے رستوں پر چل کر دنیا بھی مہکاؤں گی

فہرست پر جائیں

پیارے بچّو! نیک بنو تم

پیارے بچّو! نیک بنو تم
جھگڑے چھوڑو ایک بنو تم

اچھی اچھی باتیں سیکھو
گانے چھوڑو نعتیں سیکھو

علم و عمل کی دولت لے لو
نیکی کر کے جنت لے لو

دیکھو ہرگز جھوٹ نہ بولو
سچ ہی بولو جب لب کھولو

فہرست پر جائیں

عشق و محبت عام کرو تم
اچھے کام کرو تم

سب بچوں کو نیک بنا دو
اچھی باتیں سب کو سکھا دو

امّی کی ہر بات کو مانو
ابّو کی عظمت پہچانو

رب کی عبادت روز کرو تم
ذکر و تلاوت روز کرو تم

عشقِ محمد ﷺ پاتے جاؤ
ہر سنت اپناتے جاؤ

اللہ کے جب گُن گاؤ گے
اللہ والے بن جاؤ گے

(یکم دسمبر ۲۰۱۵ء)

فہرست پر جائیں

ہم ہیں اچھے بچّے

ہم ہیں اچھے بچّے ہم کو اللہ والا بننا ہے
پیارے مرشد کی صحبت میں، مرشد جیسا بننا ہے

کرتے ہیں یہ عہد خدا سے جھوٹ نہ ہرگز بولیں گے
غیبت اور چغلی سے بچ کر ہی اب ہم لب کھولیں گے
ہو جائے گی کوئی خطا تو رب کے آگے رولیں گے
اپنے پیارے مولا کا ہم سب کو پیارا بننا ہے

اب ہم اپنے امّی ابّو کی ہر بات کو مانیں گے
اُن کی خدمت کر کے اُن کی عظمت کو پہچانیں گے
بھائی بہنوں سے مل جل کر رہنے کے گُر جانیں گے
ہم کو سب گھر والوں کی آنکھوں کا تارا بننا ہے

فہرست پر جائیں

ساری پیاری پیاری باتوں کو اب ہم اپنائیں گے
جنّت کے رستوں پر چل کر دنیا بھی مہکائیں گے
جو ہیں گندے بچے اُن سب کو بھی نیک بنائیں گے
جن سے خوش ہوتا ہے مولا، ہم کو ایسا بننا ہے

حضرت والاؒ تو بچپن سے ہر سنت اپناتے تھے
پانچوں وقت نمازیں پڑھنے مسجد ہی کو جاتے تھے
سب کی عزت وہ کرتے تھے، جب ہی سب کو بھاتے تھے
ہم کو بھی اب بچپن ہی سے حضرت والاؒ بننا ہے

سن لے اے شیطاں، نہ تیری چالوں سے اب بہکیں گے
ٹی وی، کیبل، فلمیں اور کارٹون نہ ہرگز دیکھیں گے
موبائل یا کمپیوٹر پر گیم نہیں اب کھیلیں گے
گندے کاموں سے بچ کر ہم سب کو اچھا بننا ہے

اپنا قرآں بھی قاری صاحب سے ٹھیک کرانا ہے
ٹخنے کھول کے رکھنے ہیں، سر ڈھانپ کے آنا جانا ہے
کھانا جب بھی کھانا ہے تو دسترخوان بچھانا ہے
ہر سنت اپنا کر ہم کو سنت والا بننا ہے

فہرست پر جائیں

میں ہوں اِک ننّھی سی بچی

میں ہوں اِک ننھی سی بچی، ہر سنت اپناؤں گی
جنت کے رستوں پر چل کر دنیا بھی مہکاؤں گی

کرتی ہوں یہ عہد خدا سے جھوٹ نہ ہرگز بولوں گی
غیبت اور چغلی سے بچ کر ہی اب میں لب کھولوں گی
ہو جائے گی کوئی خطا تو رب کے آگے رو لوں گی
اِک دن میں بھی دل میں مولا کی رحمت پا جاؤں گی

میری امی روزانہ مجھ کو قرآن پڑھاتی ہیں
پانچوں وقت نمازیں پڑھنے کی عادت ڈلواتی ہیں
آجائے رمضان اگر، کچھ روزے بھی رکھواتی ہیں
یوں میں بچپن سے اِن باتوں کی عادی ہو جاؤں گی

فہرست پر جائیں

اب میں اپنے امّیّ ابوّ کی ہر بات کو مانوں گی
اُن کی خدمت کر کے اُن کی عظمت کو پہچانوں گی
بھائی بہنوں سے مل جل کر رہنے کے گُر جانوں گی
گھر کے سب کاموں میں بھی امی کا ہاتھ بٹاؤں گی

نانا نانی کی خدمت بھی کر کے میں خوش ہوتی ہوں
دادا دادی کہتے ہیں، میں سب سے اچھی پوتی ہوں
سب سے ہنس ہنس کر ملتی ہوں، یونہی کب میں روتی ہوں
اچھا بننے کے نسخے سب بچّوں کو بتلاؤں گی

اچھے بچے، اچھے کاموں سے پہچانے جاتے ہیں
ہر مجلس میں اچھے ناموں سے وہ جانے جاتے ہیں
گندے بچے آپس میں لڑتے ہیں، گانے گاتے ہیں
میں آقا ﷺ کی نعتیں پڑھ کر، مولا کے گُن گاؤں گی

سن لے اے شیطاں نہ تیری چالوں سے اب بھکوں گی
ٹی وی، کیبل، فلمیں اور کارٹون نہ ہرگز دیکھوں گی
موبائل یا کمپیوٹر پر، گیم نہیں اب کھیلوں گی
گندی باتوں سے بچ کر میں بھی اچھی کہلاؤں گی

فہرست پر جائیں

باپردہ بہنیں ہر دم، حلوہ ایمان کا چکھتی ہیں
گھر میں ہوں یا باہر، اپنے ٹخنے ڈھانپ کے رکھتی ہیں
اُن کو جنّت کی سب حوریں بھی حسرت سے تکتی ہیں
یہ باتیں میں اپنی ساری بہنوں کو سمجھاؤں گی

پیاری امّی ساری اچھی باتیں سمجھا دیجے گا
بچپن ہی سے مجھ کو بھی اِک برقعہ سلوا دیجے گا
کون ہے میرا محرم اور نامحرم، بتلا دیجے گا
میں بھی پردہ کر کے رب کی رحمت میں آ جاؤں گی

فہرست پر جائیں

اِک چھوٹا سا چڑیا گھر

مومو کے گھر میں ہے، اِک چھوٹا سا چڑیا گھر
مومو کے گھر میں ہے، اِک چھوٹا سا چڑیا گھر

مرغی ہے چوزے ہیں، دِن بھر وہ چگتے ہیں
لیکن وہ سوتے ہیں، ڈربے کے ہی اندر
مومو کے گھر میں ہے اِک چھوٹا سا چڑیا گھر

موٹا سا بھالو ہے، کھاتا وہ آلو ہے
اس کو ستاتا ہے، سوکھا سا اِک بندر
مومو کے گھر میں ہے، اِک چھوٹا سا چڑیا گھر

فہرست پر جائیں

جل کر سبھی طوطے، بس ”ٹیں ٹیں“ کرتے ہیں
جب مور چلتا ہے، پَر اپنے پھیلا کر
مومو کے گھر میں ہے، اِک چھوٹا سا چڑیا گھر

دوڑ لگاتا ہے، خرگوش سے کچھوا
ہوتی ہے خوش بلی، چوہوں کو کھا کھا کر
مومو کے گھر میں ہے، اِک چھوٹا سا چڑیا گھر

بکری کرے ”میں میں“، کتا کرے ”بھو بھو“
کوئل کرے ”کو کو“، پیڑوں پہ آ آ کر
مومو کے گھر میں ہے، اِک چھوٹا سا چڑیا گھر

تالاب میں دِن بھر، بطخ نہاتی ہے
اور رات میں اکثر مینڈک کریں ”ٹرٹر“
مومو کے گھر میں ہے، اِک چھوٹا سا چڑیا گھر

جان بناتا ہے، بس چیتے کا بچہ
کھانا وہ کھا کھا کر اور دودھ پی پی کر
مومو کے گھر میں ہے، اِک چھوٹا سا چڑیا گھر

فہرست پر جائیں

(بچّوں کے لئے منظوم پہیلیاں)

آواز نرالی

رنگت میں کوّے سی کالی
رکھتی ہے آواز نرالی

بولے تو سب کے دِل جیتے
گیت سنا کر محفل جیتے

پیڑوں پر جب آ جاتی ہے
گلشن پر وہ چھا جاتی ہے

''کوکو، کوکو'' بولتی جائے
کانوں میں رس گھولتی جائے

''بچّو! اُس کا نام بتانا''
''کیا کہتا ہے اُس کو زمانہ''

جواب صفحہ نمبر ۲۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں

فہرست پر جائیں

(بچّوں کے لئے منظوم پہیلیاں)

شور مچائے

لال ہے چونچ اور رنگ ہرا ہے
کاجل سا آنکھوں میں بھرا ہے

پنجرے میں وہ شور مچائے
باہر آکر سب کو ستائے

پیار سے اُس کو ”مٹھو“ بولیں
ہاتھ پہ آ بیٹھے، جب کھولیں

”ٹیں ٹیں“ کر کے پاس بلائے
باتیں کر کے سب کو ہنسائے

”بچو! اُس کا نام بتانا“
”کیا کہتا ہے اُس کو زمانہ“

جواب صفحہ نمبر ۲۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں

فہرست پر جائیں

(بچّوں کے لئے منظوم پہیلیاں)

لہراتی جائے

پانی میں لہراتی جائے
آسانی سے ہاتھ نہ آئے

”ریشم جیسے پر ہیں اُس کے“
پانی میں ہی گھر ہیں اُس کے

دن ہو یا شب، جاگتی جائے
پَیر نہیں پر بھاگتی جائے

ہاتھ میں لو تو اچھلے، تڑپے
پانی کی جانب ہی لپکے

”بچّو! اُس کا نام بتانا“
”کیا کہتا ہے اُس کو زمانہ“

جواب صفحہ نمبر ۲۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں

فہرست پر جائیں

(بچّوں کے لئے منظوم پہیلیاں)

باز نہ آئے

گھاس اور پتے کھاتا ہے وہ
سب بچوں کو بھاتا ہے وہ

روز گلی میں چکّر مارے
رسی توڑے، ٹکّر مارے

عید پہ وہ گھر گھر آتا ہے
ہر دِل میں گھر کر جاتا ہے

''میں میں'' کر کے شور مچائے
اچھلے کودے، باز نہ آئے

''بچّو! اُس کا نام بتانا''
''کیا کہتا ہے اُس کو زمانہ''

جواب صفحہ نمبر ۲۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں

فہرست پر جائیں

(بچّوں کے لئے منظوم پہیلیاں)

میٹھی میٹھی چیز بنائے

پھولوں سے رس چوس کے لائے
میٹھی میٹھی چیز بنائے

مل جل کر وہ رہنا جانے
ملکہ کی باتوں کو مانے

کام پہ روزانہ جاتی ہے
شام کو تھک کر گھر آتی ہے

سن لو! جو بھی اُس کو ستائے
ڈنک وہ مارے اور اُڑ جائے

”بچّو! اُس کا نام بتانا“
”کیا کہتا ہے اُس کو زمانہ“

جواب صفحہ نمبر ۲۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں

فہرست پر جائیں

(بچّوں کے لئے منظوم پہیلیاں)

سب کو جگائے

صبح سویرے اُٹھ جاتا ہے
دانا دُنکا وہ کھاتا ہے

بانگ بوقتِ فجر سنائے
دے کے اذانیں سب کو جگائے

سر پر اُس کے تاج دھرا ہے
رنگ بھی اُس میں لال بھرا ہے

بھاگے، اُچھلے، پَر بھی کھولے
"ککڑو کوں ککڑو کوں" بولے

"بچّو! اُس کا نام بتانا"
"کیا کہتا ہے اُس کو زمانہ"

جواب صفحہ نمبر ۲۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں

فہرست پر جائیں

مزاحیات

توڑتے کیوں ہو تسلسل مرے خراٹوں کا
روکتے کیوں ہو مرا ساز، مجھے سونے دو

پکنک پر

نومبر۲۰۱۴ء میں حضرت شیخ دامت برکاتہم بیانات کے سلسلے میں اپنے چند احباب کے ہمراہ ماریشس تشریف لے گئے تھے۔ اِس سفر کے دوران کراچی میں کچھ احباب نے حضرت شیخ دامت برکاتہم سے اجازت لے کر پکنک کا پروگرام بنایا۔الحمدللہ! تمام کام حضرت مرشدی دامت برکاتہم کی نصیحت کے مطابق ہوئے، نمازیں وقت پر با جماعت ادا کی گئیں، سنت کے مطابق کھانا پینا ہوا، ستر کا خیال رکھتے ہوئے سوئمنگ ہوئی اور وقتاً فوقتاً بیانات و اشعار کی مجالس بھی سجائی گئیں۔ یہ اشعار اُس شاندار اور معصیت سے پاک پکنک کی یادگار ہیں۔

مزے یونہی تو جی بھر کر نہیں پاتے ہیں پکنک پر
دعائیں شیخ سے لیتے ہیں پھر جاتے ہیں پکنک پر

تصوّر میں ہم اپنے شیخ کے قدموں میں ہوتے ہیں
کہ جب مرشد کے ملفوظات دہراتے ہیں پکنک پر

کبھی محفل سجا لیتے ہیں ہم ہنسنے ہنسانے کی
کبھی اشعار سن کر قلب گرماتے ہیں پکنک پر

فہرست پر جائیں

جب ہلکی بھوک تیراکی میں کچھ محسوس ہوتی ہے
تو پھر جلوہ سموسے، رول دِکھلاتے ہیں پکنک پر

بحمدِللہ! برکت ہر نوالے پر برستی ہے
وگرنہ دوستو! کھانا سبھی کھاتے ہیں پکنک پر

نہیں ہرگز اجازت ''امرَدوں'' کو ساتھ لانے کی
مگر ہم بے دھڑک امرُود لے آتے ہیں پکنک پر

گناہوں کے نہ ہوں اسباب تو پھر سوچنا کیسا؟
نجانے لوگ کیوں جانے سے گھبراتے ہیں پکنک پر

بفضلِ حق، وہ ہر پکنک پرانی بھول جاتے ہیں
ہمارے ساتھ جو اِک بار آجاتے ہیں پکنک پر

نظر مولا کی چاہت پر اگر ہر پل رہے طآئرؔ
تو مولا بھی نظر رحمت کی فرماتے ہیں پکنک پر

(۱۳/نومبر۲۰۱۴ء)

فہرست پر جائیں

مجھے سونے دو

ہے مرے قلب کی آواز، مجھے سونے دو
مجھ کو اِس نیند پہ ہے ناز، مجھے سونے دو

مستقل جاگنا ہے ذلت و خواری میری
نیند ہی ہے مرا اعزاز، مجھے سونے دو

وہ جو شاہوں کی کلائی پہ بھی سو جاتا ہے
میں ہوں دراصل وہی باز، مجھے سونے دو

توڑتے کیوں ہو تسلسل مرے خراٹوں کا
روکتے کیوں ہو مرا ساز، مجھے سونے دو

فہرست پر جائیں

سو گیا کہہ کہ یہ قاضی سے میں ''بوقتِ نکاح''
ابھی خطبے کا ہے آغاز، مجھے سونے دو

نیند کم ہو تو دوا ''نیند'' کی لکھ دو کوئی
نبض دیکھو مری نباض، مجھے سونے دو

رات دن سو کے بھی جاگوں تو لبوں پر میرے
بس یہی ہوتے ہیں یہ الفاظ ''مجھے سونے دو''

ٹیڑھا ٹیڑھا اُڑتا تھا

نہ جانے کیوں تمھیں دُنیا ''ولی اللہ'' کہتی ہے
ولی وہ تھا، ''ہوا میں آج جو اِک بوڑھا اُڑتا تھا''
جو خوش ہو کر کہا بیگم کہ وہ ناچیز تھا میں ہی
تو جھٹ بولی، جبھی بولوں کہ ٹیڑھا ٹیڑھا اڑتا تھا

فہرست پر جائیں

ماہر تھی

عاشقی کے نام پر ''لیلیٰ'' کے ہاتھوں بے وقوف بننے والے کئی ''مجنوؤں''
کی منظوم داستان

وہ ''طوطا چشم'' تھی، ''اُلو'' بنانے میں بھی ماہر تھی
''مگرمچھ'' کی طرح آنسو بہانے میں بھی ماہر تھی

بمثلِ ''لومڑی'' مشہور تھیں چالاکیاں اُس کی
وہ شاطر، ''شیرِ نر'' کو ''خر'' بنانے میں بھی ماہر تھی

فقط الزام ''سر دَھرنا'' نہیں اُس کا وطیرہ تھا
ٹکاٹک جوتیاں ''سر'' پر ٹِکانے میں بھی ماہر تھی

فہرست پر جائیں

سبھی ''قسمت کے کھوٹے'' بس ''کھرا'' اُس کو سمجھتے تھے
وہ کھوٹوں کو کھری لیکن سُنانے میں بھی ماہر تھی

اُسے ہوٹل جو لے جاتا، ہزاروں کا وہ بل پاتا
فقط نیندیں نہیں، کھانے اُڑانے میں بھی ماہر تھی

لٹا کر مال جب اُس پر، ہوئے ''کنگال'' تو جانا
وہ ''مکھن'' ہی نہیں، ''چونا'' لگانے میں بھی ماہر تھی

جو ''دل'' کے بعد توڑیں ''پسلیاں'' اُس نے، تو ہم سمجھے
''زباں'' کے ساتھ وہ ''مُکّے'' چلانے میں بھی ماہر تھی

اور طرح کے

(حضرت خالد اقبال تائب صاحب دامت برکاتہم کے اشعار پر تضمین کی گئی پُرمزاح نظم)

”غم اور طرح کے ہیں طرب اور طرح کے“
”جورو کی غلامی“ کے ہیں ڈھب اور طرح کے

”آداب سے واقف نہیں ہونا بھی ادب ہے“
یہ سن کے وہ کرتی ہے ادب اور طرح کے

نزلہ ہے، نہ کھانسی ہے، ”ذرا سمجھو طبیبو!“
میں ڈھونڈ رہا ہوں اب، ”مطب“ اور طرح کے

ماضی کی ”دلیری“ کا نہ طعنہ دو، کہ ہم لوگ
”تب اور طرح کے تھے، ہیں اب اور طرح کے“

”بیلن“ جو پڑا سر پہ، تو ”چمٹے“ نے صدا دی
ظالم کے ہیں ”اندازِ غضب“ اور طرح کے

ہم اُس کی نگاہوں میں نہ ”حضرت“ ہیں نہ ”قبلہ“
بیگم سے تو ملتے ہیں لقب اور طرح کے

فہرست پر جائیں

کالا بچھو

۲۰۱۴ء میں کالے بچھو کے بارے میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ ایک کالا بچھو لاکھوں کا فروخت ہورہا ہے۔ اُن دنوں کچھ لوگ اِس لالچ میں اپنے تمام کام چھوڑ کر بچھو پکڑنے میں لگ گئے۔ یہ پُرمزاح اشعار ایسے لوگوں کی طمع، راتوں رات امیر ہونے کی خواہش اور لالچ کے عبرتناک انجام پر کہے گئے ہیں۔

کاش مل جائے مجھے بھی کوئی ''کالا'' بچھو
میری دنیا میں بھی ہو جائے اُجالا، بچھو

بیچ کر تجھ کو میں لے لوں کوئی بنگلا، موٹر
بند ''قسمت'' کا مری کھول دے تالا، بچھو

میں بھی بن جاؤں گا مالی سے جنابِ عالی
ہاتھ لگ جائے اگر ایک بھی اعلیٰ بچھو

فہرست پر جائیں

میرے سونے کو شبستاں میں ہو بستر شاہی
اور کھانے کو ہو سونے کا نوالہ، بچھو

اپنے بچوں کو بھی مہنگا سا "موبائل" لے دوں
گفٹ بیگم کو کروں قیمتی "مالا" بچھو

کہہ کے "خالو" سے بلانا مجھے فوراً گھر سے
جب کبھی آئے نظر آپ کو "خالہ"، بچھو

اب تو بھاتی نہیں اِک آنکھ "نرالی آنکھیں"
ایسا بھایا ہے نگاہوں میں نرالا بچھو

اپنے بزنس میں بھی اب دل نہیں لگتا میرا
پڑ گیا جب سے تری ذات سے پالا، بچھو

مار کر ڈنک، مری موت کا باعث ٹھہرا
میں نے لالچ میں جو نوٹوں کی نکالا بچھو

فہرست پر جائیں

ہم نے چائے پلا کے بھیج دیا

۲۷ فروری ۲۰۱۹ء کو بھارتی پائلٹ ''ابھی نندن'' کی پاکستانی سرحد میں دَر اندازی
اور گرفتاری کے بعد بنائی گئی دُرگت وذلت آمیز واپسی پر پُرمزاح اشعار

صرف آنکھیں دِکھا کے بھیج دیا
یعنی احساں جتا کے بھیج دیا

جنگ جو جیتنے کو آیا تھا
اُس کو پل میں ہرا کے بھیج دیا

منہ دِکھانے کے اب نہیں قابل
ایسا منہ کو سُجا کے بھیج دیا

ترنوالہ سمجھ رہا تھا ہمیں
ہم نے چائے پلا کے بھیج دیا

فہرست پر جائیں

"پاک شاہین" نے "بھارتی کوّا"
"بار بی کیو" بنا کے بھیج دیا

رو کے کہنے لگا کہ "مودی" نے
بھنگ مجھ کو پلا کے بھیج دیا

رب نے بھارت کے "ابھی نندن" کو
"نقشِ عبرت" بنا کے بھیج دیا

(۴ مارچ ۲۰۱۹ء)

فہرست پر جائیں

وہ ''چائے'' یاد رہتی ہے

فروری ۲۰۲۱ء کے آخیر عشرے میں کچھ پُرمزاح پیغامات کا تبادلہ ''چائے کے کپ'' کے تذکروں کے ساتھ شروع ہوا تو دو سال قبل بھارتی پائلٹ ''ابھی نندن'' کی پاکستانی سرحد میں ناکام دَراندازی اور ذلت آمیز واپسی کا مکمل واقعہ ذہن میں گردش کرنے لگا۔ یہ پُرمزاح اشعار ''ابھی نندن'' کی درد سے بھری اُسی کیفیت کے ترجمان ہیں۔

تمہیں بس وقتِ رخصت ''بائے بائے'' یاد رہتی ہے
مجھے تو واپسی کی ''ہائے ہائے'' یاد رہتی ہے

کئی ملکوں میں جا کر پی چکا ہوں Tea، مگر یارو!
جو پاکستان میں پی تھی وہ ''چائے'' یاد رہتی ہے

کوئی دعوت ہو کھانے کی، میں کھا کر بھول جاتا ہوں
وہ دعوت بس جہاں ''جوتے'' ہی کھائے، یاد رہتی ہے

گلی کوچوں میں پٹنے کا تو میں بچپن سے عادی تھا
بنی دُرگت جو سرحد پار، ہائے! یاد رہتی ہے

پڑوسی ملک میں جا کر، ہوئی ایسی مری ''ذلت''
اگرچہ لاکھ دِل اُس کو بھلائے، یاد رہتی ہے

(۳ مارچ ۲۰۲۱ء)

فہرست پر جائیں

ابھی ٹیکس نہیں ہے

مسکان سجانے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے
آنسو بھی بہانے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

صد شکر، ابھی مفت ہے بیگم کا روٹھنا
پھر اُس کو منانے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

دل کھول کے برسات میں، اِس بار نہا لے
موقع ہے! نہانے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

غم چھوڑ کہ ''خارش'' کی دوا ہو گئی مہنگی
خوش ہو کہ ''کھُجانے'' پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

فہرست پر جائیں

گو "پان" کی قیمت میں ہوا خوب اضافہ
پر اُس کو چبانے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

خُسرے نے کہا، مار کے اِس بات پہ "تالی"
تالی تو بجانے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

مہنگائی کے مارو! ارے کچھ روز تو ہنس لو
ہنسنے پہ ہنسانے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

آجا اے "نئی کار" مرے خواب میں آجا
خوابوں میں تو آنے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

یارو! ہے عبث ٹیکس پہ اب جان جلانا
گو جان جلانے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

اشعار یہی سوچ کے طائرؔ نے سنائے
کچھ سننے سنانے پہ ابھی ٹیکس نہیں ہے

فہرست پر جائیں

منظوم پہیلیوں کے جوابات

.... آواز نرالی ..... جواب ....

کوئل کوئل کوئل کوئل

بچّو! اُس کا نام ہے کوئل

..... شور مچائے .... جواب ....

طوطا طوطا طوطا طوطا

بچّو! اُس کا نام ہے طوطا

... لہراتی جائے ... جواب ....

مچھلی مچھلی مچھلی مچھلی

بچّو! اُس کا نام ہے مچھلی

.... باز نہ آئے ..... جواب ....

بکرا بکرا بکرا بکرا

بچّو! اُس کا نام ہے بکرا

میٹھی میٹھی چیز بنائے .. جواب ....

شہد کی مکھی، شہد کی مکھی

بچّو! وہ ہے شہد کی مکھی

.. سب کو جگائے ... جواب ....

مرغا مرغا مرغا مرغا

بچّو! اُس کا نام ہے مرغا

فہرست پر جائیں

خالق دل

کی بات کرتے ہیں

لطفِ ساحل کی بات کرتے ہیں
قربِ منزل کی بات کرتے ہیں

ماہِ کامل کے تذکرے چھوڑو
شیخِ کامل کی بات کرتے ہیں

کوئی محفل ہو اہلِ دل، طائرؔ
خالقِ دل کی بات کرتے ہیں

Scan to Listen
Tair's Poetry

دین و دنیا پبلشرز
www.DeenoDunya.com